

# شکایت خلافت

[www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org)

ہفت روزہ

لاہور

تنظيم اسلامی کا پیغام  
خلافت راشدہ کا نظام

مسلسل اشاعت کا  
31 واس سال

11 شعبان المظہم 1443ھ / 15 مارچ 2022ء



## باجماعت نماز: جماعتی نظم کا کامل نمونہ

جماعت سے مقصود افراد کا ایک ایسا مجموعہ ہے، جس میں اتحاد، ائتلاف، امتزاج اور نظم ہو۔ انبوہ اور بھیڑ کا نام جماعت نہیں ہے..... پانچ وقت کی جماعت نماز میں جماعتی نظام کا پورا پورا نمونہ مسلمانوں کو دکھلادیا گیا ہے۔ کیونکہ نماز ہی وہ عمل عظیم ہے جو اسلام کے تمام عقائد و اعمال کا جامع ترین نمونہ ہے۔ کس طرح سینکڑوں ہزاروں منتشر افراد مختلف مقاموں، مختلف جہتوں، مختلف شکلوں اور مختلف لباسوں میں آتے ہیں، لیکن یہاں یہاں کیک صدائے تکبیر سب کے انتشار کو ایک کامل اتحادی جسم میں تبدیل کر دیتی ہے۔ یہاں تک کہ ہزاروں اجزاء کا یہ منتشر مواد بالکل ایک جسم واحد کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ سب کے وجود ایک ہی صفت میں جڑے ہوئے، سب کے کاندھے ایک دوسرے سے ملے ہوئے، سب کے قدم ایک ہی سیدھے میں، سب کے چہرے ایک ہی جانب۔ قیام کی حالت ہے تو سب ایک جسم واحد کی طرح کھڑے ہیں۔ جھکاؤ ہے تو تمام صفیں بیک وقت جھکی ہوتی ہیں۔ ظاہر کے ساتھ باطن بھی یکسر متعدد و ممزوج۔ سب کے دل ایک ہی کی یاد میں محو، سب کی زبانیں ایک ہی کے ذکر میں مترنم، پھر دیکھو، سب کے آگے صرف ایک ہی وجود امام کا نظر آتا ہے، جس کے اختیار میں جماعت کے تمام اعمال و افعال کی وجوہ امام کا نظر آتا ہے، جب چاہے سب کو جھکا دے، جب چاہے سب کو اٹھا دے۔

### مسئلہ خلافت

مولانا ابوالکلام آزاد

(18)

## اس شمارے میں

روس یوکرائن جنگ اور اس کے نتائج

کائنات کی وسعت:  
وجودباری تعالیٰ کی دلیل

پاکستان کے داخلی اور خارجی مسائل  
پاکستان کا معاشرتی نظام

ماہ رمضان المبارک کے دوران  
دورہ ترجمہ قرآن کے پروگراموں کی تفصیل

ظلمت رات کی.....!

عظمت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بحیثیت.....



{ آیات: 65 تا 6 }

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُورَةُ الْقُرْقَانَ

وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ  
غَرَامًا ۝ ۲۵ إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقْرَأً وَمُقَامًا ۝

آیت: ۲۵: «وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا ۝» "اور (اس کے باوجود) وہ لوگ دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! عذاب جہنم کو ہم سے پھیر دئے یقیناً اس کا عذاب چھٹ جانے والی شے ہے۔" سورۃ النور میں بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں کی ایسی ہی کیفیت بیان فرمائی ہے: «يَخَافُونَ يَوْمًا تَقْلُبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ ۝» "وہ ڈرتے رہتے ہیں اس دن (کے خیال) سے جس میں دل اور نگاہیں اللہ دیے جائیں گے"۔ یعنی اگرچہ وہ اپنی ہر مصروفیت پر اللہ کے ذکر کو ترجیح دیتے ہیں اور ہر حالت میں نماز قائم کرتے ہیں، مگر اس سب کچھ کے باوجود بھی وہ احتساب آخرت کے خوف سے لرزائ و ترساں رہتے ہیں۔

آیت: ۲۶: «إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقْرَأً وَمُقَامًا ۝» "یقیناً وہ بہت بڑی جگہ ہے مستقل ٹھکانے کے لیے بھی اور عارضی قیام کے لیے بھی۔" دنیا میں عام طور پر انسانی طبیعت کا خاصہ ہے کہ وہ ہر دم تبدیلی چاہتا ہے۔ تبدیلی کے طور پر وہ تھوڑی دیر کے لیے بڑی جگہ پر بھی تفریح محسوس کرتا ہے اور اگر اسے اچھی سے اچھی جگہ پر بھی مستقل رہنا پڑے تو وہاں اسے بہت جلد اکتا ہٹ محسوس ہونے لگتی ہے۔ اس کے برعکس جنت اور جہنم کی کیفیت یکسر مختلف ہے۔ قرآن کے مطابق جنت ایسی پرکشش جگہ ہے کہ وہاں مستقل رہنے کے باوجود اہل جنت کو اس کی دلچسپیوں اور رعنائیوں میں ذرہ بھر کمی محسوس نہیں ہوگی اور جہنم میں اگر کوئی انسان ایک لمحہ کے لیے بھی چلا گیا تو وہ اپنی ساری سختیاں اس پر اسی ایک لمحے میں ظاہر کر دے گی۔

## کسی کو حقیر نہ جانو

درس  
حدیث

عَنْ أَبِي هَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ((رُبَّ أَشْعَثَ مَدْفُوعٍ بِالْأَبْوَابِ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَرَهُ)) (صحیح مسلم)  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چکٹ اور پر اگنده بال غریب، جسے دروازوں پر سے دھکیل دیا جاتا ہے اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھابیٹھے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری کر دیتا ہے۔"

**تشریح:** اس حدیث میں غریب سے مراد وہ لوگ ہیں جو مال و متاع سے محروم ہونے کی وجہ سے پریشان حال ہوتے ہیں۔ ان کے سر کے بال میلے کھیلے اور بکھرے ہوتے ہیں۔ اگر وہ بالفرض کسی کھاتے پیتے گھر کے دروازے پر کھڑے ہوں تو ان کو دھکے دے کر وہاں سے نکال دیا جاتا ہے۔ وہ مالدار نہ ہونے کی وجہ سے پریشان حال تو ہوتے ہیں لیکن پریشان خاطر نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ان میں سے بعض بڑے و قیع اور صالح ہوتے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر کسی کام کے ہونے کی قسم کھابیٹھیں تو اللہ تعالیٰ ان کی لاج رکھنے کے لئے ان کی بات پوری کر دیتا ہے۔

# نذر خلافت

تناخلافت کی بنا، دنیا میں ہو پھر استوار  
لگہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگہ

تنظيم اسلامی کا ترجمان نظام خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

11 تا 17 شعبان 1443ھ جلد 31  
15 تا 21 مارچ 2022ء شمارہ 11

حافظ عاکف سعید مدیر مسئول

ایوب بیگ مرزا مدیر

فرید اللہ مرود ادارتی معاون

نگران طباعت: شیخ حیم الدین

پبلیشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری  
طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی

”دارالاسلام“ ممتاز روڈ چونک لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800  
فون: 35473375-78 (042)

E-Mail: markaz@tanzeem.org  
مقام اشاعت: 36-کے مازل ٹاؤن لاہور۔  
فون: 35869501-03 فکس: 35834000 publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ ۱۰۰ روپے

سالانہ زرِ تعاون  
اندرون ملک..... 800 روپے  
بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)  
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)  
ڈرائیٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر  
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال  
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: mactaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء  
سے پورے طور پر تفقیق ہونا ضروری نہیں

## پاکستان کے داخلي اور خارجي مسائل (قطع: 18)

### پاکستان کا معاشرتی نظام

پاکستان کے داخلي اور خارجي مسائل پر بات کرتے ہوئے ہم سیاسی اور معاشی لحاظ سے تفصیلی جائزہ لے چکے ہیں۔ معيشت کے حوالے سے ہم نے نہ صرف اپنا نقطہ نظر پیش کیا بلکہ ان تمام کاوشوں کا ذکر بھی کیا جو سودی لعنت کو ختم کرنے کے لیے دینی جماعتیں کر رہی ہیں اور اگر یہ بھی کہا جائے تو غلط نہ ہو گا کہ وہ عدالتی اور سیاسی محاذ پر باقاعدہ ایک جنگ لڑ رہی ہیں۔ ان ساری تفصیلات میں جانے کی ضرورت ہم نے اس لیے محسوس کی کہ اللہ اور اُس کے رسول ﷺ نے جن صغیرہ و کبیرہ گناہوں سے انسانوں کو آگاہ کیا ہے ان میں سودی لین دین وہ واحد گناہ ہے جسے اللہ نے اپنی آخری کتاب قرآن پاک میں اپنے اور اپنے رسول ﷺ کے خلاف جنگ قرار دیا ہے۔ قرآن پاک میں اللہ رب العزت اسلامی معيشت کا ذکر اگرچہ مختصر لیکن انتہائی جامع، زوردار اور فیصلہ کن انداز میں کرتا ہے اور کسی قسم کی حیل و جھٹ قبول نہیں کرتا۔ اب ہم پاکستان کے داخلي اور خارجي مسائل میں معاشرتی بگاڑنے جو رول ادا کیا ہے اس کا ذکر کریں گے۔

قرآن پاک کا ہر قاری جانتا ہے کہ اس آخری آسمانی صحیفے میں جتنی تفصیل سے اور جتنے واشگاف انداز میں انسان کے معاشرتی معاملات کا ذکر ہے اُس کا عشرہ عشیرہ بھی انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے کسی دوسرے گوشے کا نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ آخری نبی اور اسلام آخری دین ہے۔ لہذا قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کے ذریعے اگرچہ زندگی کے انفرادی اور اجتماعی تمام گوشوں پر انسان کو بھرپور تعلیمات اور ہدایات دے دی گئیں۔ لیکن خاص طور پر معاشرتی اور سماجی سطح پر اسلام ایک واضح اور مکمل نقشہ سامنے لاتا ہے اور گھر کو بنیادی یونٹ قرار دے کر اہل خانہ کی دینی تعلیم و تربیت پر اصرار کرتا ہے تا کہ ایک صالح معاشرہ کی بنیاد پڑ سکے۔ یہ اسی تربیت کا اثر تھا کہ یہ دعویٰ کیا جا سکتا تھا کہ اکیلی اور نہیں عورت بھی دور راز کا سفر کرے تو کوئی اُس کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن جب سے دنیا پر مغرب اور اس کی تہذیب کا غلبہ ہوا ہے تو وہ تمام معاشرتی و سماجی اقدار جو انسان کو اشرف المخلوقات بناتی ہیں رفتہ رفتہ انسانوں کے کردار و عمل سے محو ہوتی جا رہی ہیں اور ان کی جگہ غیر انسانی، غیر اخلاقی اور حیوانی خصالی پر بنی عادات و خصالی نے لے لی ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ غالب قوم مغلوب قوم پر تہذیبی اور ثقافتی لحاظ سے بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ بر صیر ہند انسویں صدی سے بیسویں صدی کے وسط تک انگریز کے زیر تسلط رہا۔ بد قسمتی سے انگریز نے دوسری غالب قوتوں سے ایک قدم آگے بڑھ کر اپنی تہذیب اہل ہند پر مسلط کرنے کی کوشش کی۔ بر صیر میں دو بڑی قومی بستی تھیں: ہندو اور مسلمان۔ ہندو تو صدیوں سے بیرونی قوتوں کا غلام تھا۔ ان کا تو محض آقا تبدیل ہوا لہذا معاشرتی سطح پر تبدیلی سے انہوں نے کوئی بڑا فرق محسوس نہ کیا۔ جبکہ مسلمانان ہند کو پہلی مرتبہ غلامی کا کلاude اپنی گردی میں ڈالنا پڑا۔ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کے ذریعے ایک باقاعدہ سماجی

مختلف ہے۔ لیکن مغربی تہذیب نے اس نظام کو تبلیغ کر دیا، مرد اور عورت ایک دوسرے کے دائرہ کار میں گھس گئے اور فرائض و حقوق کے حوالے سے غیر فطری انداز اپنالیا گیا۔ مغرب کا سماجی نظام تو مکمل تباہی و بربادی کا شکار ہو چکا ہے اب مغرب نے اپنی تمام کوششوں کا رخ اسلامی ممالک کی طرف پھیر دیا ہے تاکہ سو شلنجینر نگ پروگرام اور دوسرے خوشناموں کے ذریعے ہمارے خاندانی نظام کو بھی تباہ کر دے اور بے حیا معاشرے کو ہم پر مسلط کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ جب کہ اسلام ایک باعفت و باحیا معاشرہ کی تشکیل چاہتا ہے اور اسلامی تعلیمات میں حیا پر بڑا ذریعہ دیا گیا ہے۔ اہل ایمان مردوں اور عورتوں کو سورۃ النور میں نگاہوں اور شرم گاہوں کی حفاظت کا حکم دیا گیا ہے اور ساتھ یہ بھی بتا دیا گیا ہے کہ جو اہل ایمان میں فاشی پھیلانا چاہتے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک سزا ہے۔

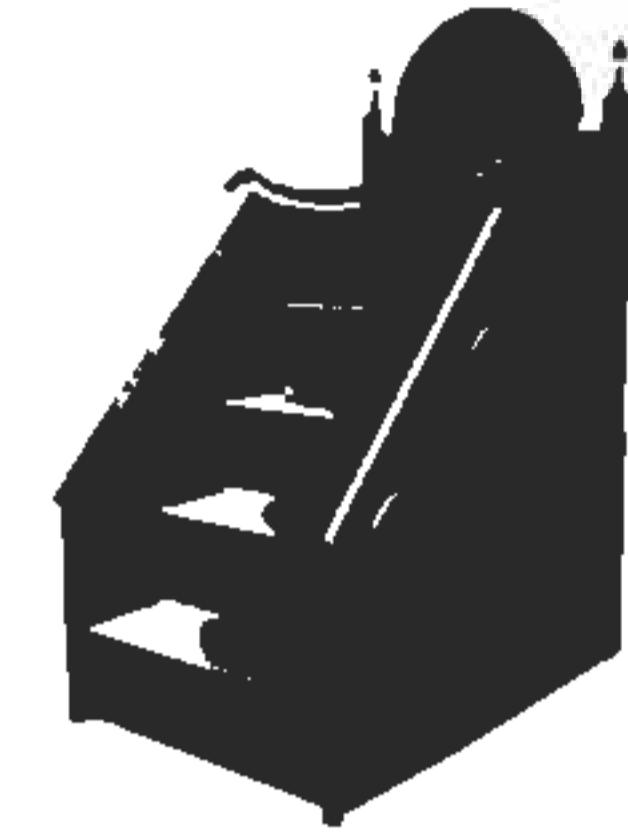
آج مسلمانوں کے اندر سے حیا ختم کرنے کے لیے اغیار تو محنت کر رہی رہے ہیں لیکن بد قسمتی سے انہیں ہمارے ہی معاشرے سے بھی ایسے دست و بازو میسر ہیں، جو مغرب زدہ ہیں اور اُس کے سہولت کا رہنے ہوئے ہیں۔ بے حیائی کے ایجاد کے کوآگے بڑھانے کے لیے خواتین کو عزت و شرف سے محروم کر کے مردوں کے ہاتھوں ان کا استھان کرنے اور اشتہاری اشیاء بنانے کے لیے نت نئے پروگرام ترتیب دیے جا رہے ہیں جبکہ قرآن حکیم نے صراحت سے بیان کیا ہے کہ اس امت کے خیر امت ہونے کی وجہ ہی نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی ذمہ داری ادا کرنا ہے۔ لہذا بے حیائی کے اس سیلا ب کے آگے بند باندھنا ہماری دیتی اور قومی ذمہ داری ہے۔ قومی ذمہ داری اس لیے ہے کہ قیام پاکستان کا مقصد یہ تھا کہ ہم یہاں اللہ کے دین کے مطابق اپنا سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام قائم کریں گے۔ قائد اعظم نے بار بار اپنے خطبات میں یہی فرمایا کہ بحیثیت مسلمان قوم ہماری طرز بود و باش غیر مسلموں سے بالکل الگ تھلک ہے، ہمارا جینا مرننا، ہماری اقدار اور روایات اور رسوم و رواج سب کچھ مختلف ہے۔ صرف اسی مقصد کے تحت مسلمانان برصغیر نے پاکستان کے لیے جان و مال کی بے مثال قربانیاں پیش کیں اور اپنے گھر بار، زمین و جائیداد اور کار و بار و ملازمت چھوڑ کر پاکستان کو اپنا وطن بنایا۔ ان عظیم تر قربانیوں کے پس پرده صرف ایک ہی خواب تھا کہ پاکستان میں سیاسی، معاشی اور معاشرتی طور پر خلافت راشدہ کے دور کی یاد تازہ ہو گی ورنہ ہندوؤں سے الگ ہو کر علیحدہ ملک بنانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ انفرادی طور پر نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کا اہتمام تو متعدد ہندوستان میں بھی ہو رہا تھا۔ لہذا بحیثیت پاکستانی قوم بھی یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم معاشرتی سطح پر قرآن و سنت کے اصولوں کے مطابق اسلامی معاشرت قائم کرنے کی کوشش کریں۔ (جاری ہے)

نظام عطا فرمایا ہے اور اسلامی تہذیب اسی سماجی نظام پر اُستوار رہی جوان کے دین کا لازمی جزو ہے۔ انگریز نے اس فرق کو سمجھتے ہوئے مسلمانوں کو ٹارگٹ کیا۔ عجب بات یہ ہے کہ انگریز کے دور حکومت میں مسلمانوں نے انگریز کی ان کوششوں کو زیادہ کامیاب نہ ہونے دیا اور بہت کم لوگوں نے حکمرانوں کی تہذیب اور ان کے طرز بود و باش کو اپنایا۔ لیکن بد قسمتی سے قیام پاکستان کے بعد ہرگز رتے دن کے ساتھ مسلمانان پاکستان نہ صرف مغربی تہذیب اور انگریزی طرز زندگی سے متاثر ہوتے چلے گئے بلکہ یہ کہنا ہرگز مبالغہ نہ ہوگا کہ انہوں نے مغرب کی بے حیا تہذیب کو خود پر مسلط کر لیا اور اسلامی تہذیب سے ہی نہیں مشرق کی اقدار سے بھی منہ موڑ لیا۔ قیام پاکستان کے وقت کی جو تصاویر یا ویڈیو یوں ہمارے سامنے آتی ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ ان میں مردوں کے لباس ہماری اسلامی اور مشرقی اقدار کے مطابق تھے، شلوار قمیض، پگڑی، تہبند اکثریت کا لباس تھا۔ اسی طرح عورتوں کا لباس بھی ہماری اسلامی اور مشرقی اقدار اور روایات کے مطابق تھا، پرده، چادر اور باحیا لباس یہاں کی معاشرت کا حصہ تھا۔ یہاں تک کہ مسلم علاقوں میں بعض غیر مسلم عورتوں بھی ”پرده“ کرتی نظر آتی تھیں جبکہ مسلمان معاشروں میں یہ بھی رواج تھا کہ عورت کو ڈولی میں بٹھا کر ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جایا جاتا تھا۔ یہ اس دور کے معاشرے کی بات ہے جب برصغیر میں انگریز کا تقریباً دو سو سالہ تسلط مکمل ہو رہا تھا۔ کیا آپ سوچ سکتے ہیں کہ انگریز نے اس دو سو سالہ دور تسلط میں ہمارے معاشرتی نظام کو بد لئے کی کوشش نہیں کی ہو گی؟ یقیناً کی..... لیکن اس کے باوجود ہماری معاشرت کو وہ تباہ نہ کر سکا۔ اگرچہ قائد اعظم محمد علی جناح اور ان جیسے چند بڑے لیڈرز کا لباس مغربی تھا لیکن پاکستان بننے کے بعد ایک دن کے لیے بھی قائد اعظم نے مغربی لباس نہیں پہننا بلکہ قائد اعظم نے مشرقی طرز بود و باش اختیار کر لی۔ وہ سادہ لباس پہننا جو اکثر مسلمان انگریز کے دور میں پہننے تھے اور مغربی لباس کو مکمل طور پر ترک کر دیا کیونکہ نیا ملک اسلام کے نام پر معرض وجود میں آرہا تھا لہذا قائد اعظم نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ ہمارا آئین قرآن ہے۔ ہونا یہ چاہیے تھا کہ قیام پاکستان کے بعد ہماری معاشرت قرآن و سنت کے احکامات کی عملی تعبیر ہوتی لیکن جیزت کی بات ہے کہ ہماری جس معاشرت کو انگریز اپنے دو سو سالہ دور تسلط میں تباہ نہ کر سکا وہ آزادی کے بعد ہم لوگوں نے خود مغرب کی نقلی میں تباہ کر دی۔ آج جب ہم بازاروں میں نکلتے ہیں تو ہمیں ہرگز محسوس نہیں ہوتا کہ یہ کوئی اسلامی معاشرہ ہے بلکہ یہ تو مشرقی اقدار کا حامل معاشرہ بھی نظر نہیں آتا۔

حقیقت یہ ہے کہ اسلام دین فطرت ہے اللہ تعالیٰ نے ایک مرد اور ایک عورت سے نسل انسانی کی پیدائش کا سلسلہ شروع کیا اور دونوں کے حقوق و فرائض متعین کر دیے۔ بحیثیت انسان مرد اور عورت میں کوئی فرق نہیں البتہ ہر ایک کا دائرہ کار

# گاٹھات کی وسعت: وجہ دلاری تعالیٰ کی دلیل

(سورۃ الواقعہ کی آیات 75 تا 77 کی روشنی میں)



جامع مسجد شادمان ٹاؤن کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ بخاری کے خطاب جمعہ کی تلاخی

اور یہ نظام خود بخود قائم نہیں ہو گیا اور نہ اسے کسی انسان نے قائم کیا ہے بلکہ اس نظام کو بنانے والا کوئی ہے جس کو پہچان لینے کی دعوت قرآن دے رہا ہے۔ اس پورے نظام کے اندر اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں، ان نشانیوں پر غور و فکر کی دعوت قرآن دیتا ہے۔

بعض تو میں ستاروں کی پرستش کرتی ہیں اور بعض ان سے اپنی قسم وابستہ کرتی ہیں۔ آج بھی دیکھ لیجئے اخبارات و رسائل میں ”یہ ہفتہ کیسا گزرے گا؟“، ”دن کیسا گزرے گا؟“، ستاروں کی روشنی میں قسمت کا حال“، غیرہ جیسے تصورات اور عنوانات کے تحت لوگوں کو شرک کی دعوت دی جاتی ہے اور یہ پاکستان کے قومی اخبارات میں بھی ہو رہا ہے، وہ پاکستان جو کلمہ طیبہ کے نام پر بناتا۔

”پاکستان کا مطلب کیا: لا الہ الا اللہ“

آج اسی پاکستان میں ستاروں کی پرستش اور شرک کی دعوت کھلے عام دی جاری ہے۔ جبکہ ہمارے لیے ہدایت اور راہنمائی حاصل کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن کو بھیجا تھا۔

»الَّمْ ① ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبٌ فِيهِ جَهْدٌ  
لِّلْمُتَّقِينَ ②« (البقرہ) ”یہ الکتاب ہے، اس میں کچھ شک نہیں،“ یا ”یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک نہیں۔“

قرآن ہمیں ہدایت دے رہا ہے کہ جو سورج، چاند، ستارے خود غروب ہو جاتے ہیں، وہ ستارے جو خود ڈوب جاتے ہیں، فنا ہو جاتے ہیں وہ آپ کی قسمت کے ضامن کیسے ہو سکتے ہیں؟ کیا تم عقل نہیں رکھتے؟

سورۃ الانعام میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔ ان کی قوم ستارہ پرستی کے شرک

دامغ کو جھنجوڑنے کے لیے اللہ تعالیٰ جس چیز کی قسم اٹھاتا ہے وہ اس کائنات کی کوئی ایسی حقیقت ہوتی ہے جس کا کوئی بھی انسان انکار نہیں کر سکتا۔ یہاں فرمایا:

»فَلَا أُقِسِّمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ ④« ”پس نہیں! قسم ہے مجھے ان مقامات کی جہاں ستارے ڈوبتے ہیں۔“

ایک ہے ستاروں کا غروب ہونا اور ایک ہے ڈوب جانا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سورج ہر روز غروب ہوتا ہے اور ہر روز پھر طلوع ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے لیکن اس سے بھی بڑھ کر ایک بڑی حقیقت یہ ہے کہ جس طرح انسان پیدا ہوتا ہے تو ایک دن مر جاتا ہے، اسی طرح یہ سورج، چاند، ستارے اور سیارے بھی ایک دن فنا ہو جائیں گے۔ ہر سیارے اور ستارے کی ایک عمر ہے اور وہ اللہ کو معلوم ہے۔

مرتب: ابوابراهیم

آج جدید سائنس نے ترقی کی تعلموم ہوا کہ کائنات میں بلیک ہولز ہیں جہاں ستارے ڈوب کر فنا ہو جاتے ہیں اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو آج کا انسان دیکھ سکتا ہے، مشاہدہ کر سکتا ہے اس لیے اس حقیقت کو اب جھٹلانا ناممکن ہے۔ اتنی بڑی زندہ حقیقت کی قسم اٹھا کر جو بیان کیا جا رہا ہے آخر اس کی کوئی تواہیت ہوگی؟

یہاں پہلی بات یہ ہمارے ذہن نشین ہونا چاہیے کہ یہ جو ستاروں کا نظام چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے، ان کا طلوع ہونا، غروب ہونا، یہ ایک مربوط نظام کے تحت ہے

خطبہ مسنونہ اور تلاوت آیات کے بعد!

قرآن مجید کے سلسلہ وار مطالعہ کے ضمن میں آج ہم ان شاء اللہ سورۃ الواقعہ کے تیرے روئے کا مطالعہ شروع کریں گے۔ اس سورت میں آخرت کے بیان کے ساتھ ساتھ اللہ کی قدرت کی نشانیوں کا بیان ہے اور اب جن آیات کا ہم مطالعہ کرنے جا رہے ہیں وہاں قرآن کی عظمت کا بیان ہے۔ ارشاد ہوا:

»فَلَا أُقِسِّمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ ④« ”پس نہیں! قسم ہے مجھے ان مقامات کی جہاں ستارے ڈوبتے ہیں۔“ یہ قرآن حکیم کا وہ مقام ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے قسم اٹھا کر اس کائنات کی ایک بہت بڑی حقیقت کو بیان فرمایا ہے۔ اس حقیقت کے بیان کا پس منظر یہ ہے کہ مشرکین اور کفار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت اور آخرت کا انکار کر رہے تھے، کبھی وہ کہتے کہ مرنے کے بعد کوئی دوبارہ زندہ نہیں ہو گا، کبھی وہ الزام لگاتے کہ یہ قرآن ان کا اپنا بنایا ہوا کلام ہے۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں بہت بڑے بڑے حقائق بیان فرمائے ہیں اور انہیں میں سے ایک آفاقی حقیقت یہ بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی زندہ حقیقت کی قسم اٹھا کر بیان فرمایا۔ قسم ہمیشہ ایک زندہ حقیقت کی اٹھائی جاتی ہے جس کا انکار ممکن نہ ہو۔ اسی لیے اسلام ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ جب ہم قسم اٹھائیں تو صرف اللہ کی قسم اٹھائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ اس کائنات کی سب سے بڑی حقیقت ہے، وہ خالق کائنات ہے۔ وہ اگر قسم نہ بھی اٹھائے تو اس کی ہر بات سچی ہے لیکن انسانوں کو متوجہ کرنے کے لیے، ان کے

اب یہاں ذرا ہم سوچیں کہ وہ قرآن جس کی اہمیت، عزت اور عظمت پر کائنات کا خالق قسم اٹھا رہا ہے، اُسی عزت والے عظمت والے قرآن کے ساتھ ہمارا رویہ کیسا ہے؟ ہمارے دلوں میں قرآن حکیم کی کتنی عزت اور عظمت ہے؟ ہمارے شب و روز میں، ہمارے روزمرے کے معمولات میں قرآن حکیم کی اہمیت کتنی ہے؟ ہمارے نظام الاوقات میں اس عظیم ترین کتاب کے لیے کتنا وقت ہے؟ ہم نے آخری مرتبہ کب قرآن پاک کی تلاوت کی تھی، کب اس کو سمجھنے کی کوشش کی تھی اور کب جانے کی کوشش کی تھی کہ اس میں ہمارے لیے کیا ہے؟ ہم نے تو آج اس قرآن کو صرف مردے بخشوونے کا ذریعہ سمجھ لیا۔ کوئی عزیز انتقال کر جائے تو پھر قرآن کھلتا ہے اور اس میں جو کچھ بھی بیان ہوا ہے وہ حق ہے۔

اتی بڑی قسم اٹھا کر جو حقیقت اللہ بیان کر رہا ہے وہ کتنی بڑی سچائی اور حقیقت ہوگی؟ فرمایا:  
**﴿إِنَّهُ لِقُرْآنٌ كَرِيمٌ ﴾** (۷) ”یقیناً یہ بہت عزت والا قرآن ہے۔“

یہ ہے وہ آفاقی حقیقت جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی قسم اٹھائی۔ آج جب سائنس نے ترقی کی ہے اور بلیک ہولز کے بارے میں پتا چلا ہے تو انسان اندازہ کر سکتا ہے کہ اس قرآن کی کتنی عظمت ہے جس نے آج سے چودہ سو سال پہلے یہ بتا دیا۔ آج جو لوگ ان پہلوؤں پر غور و فکر کرتے ہیں ان کی نظر میں قرآن کی کتنی عزت ہوگی۔ ان کے نزدیک یہ نتیجہ نکالنا کوئی مشکل نہیں کہ یہ اللہ کی سچی کتاب ہے اور اس میں جو کچھ بھی بیان ہوا ہے وہ حق ہے۔

پریس ریلیز 11 مارچ 2022ء

میں بھی بتلا تھی۔ قوم کو سمجھانے کے لیے انہوں نے ایک سوالیہ انداز اختیار کیا اور کہا کہ دیکھو! یہ ستارے تو ڈوب جاتے ہیں، یہ معبد کیسے ہو سکتے ہیں؟ جو غروب ہو جائے، جو ڈوب جائے وہ معبد کیسے معبد ہو سکتا ہے؟

اللہ تعالیٰ نے ایک بہت بڑی حقیقت کی قسم اٹھا کر کفار و مشرکین کے ان باطل تصورات کا رد کر دیا، یہ کتنی بڑی قسم تھی اس کی حقیقت آج کا انسان سمجھ سکتا ہے لیکن قرآن نے چودہ سو سال پہلے فرمادیا:  
**﴿وَإِنَّهُ لَقَسْمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴾** (۷) ”اور یقیناً یہ بہت بڑی قسم ہے اگر تم جانو!“

آج سے چودہ سو سال پہلے کا انسان نہیں جانتا تھا کہ یہ کتنی بڑی قسم ہے، کیونکہ اس وقت کسی کے وہم و مگان میں بھی نہیں تھا کہ کائنات میں کوئی ”بلیک ہولز“ نام کی شے بھی ہے۔ وہ طلوع اور غروب سے واقف تھے لیکن یہاں اللہ تعالیٰ ستاروں کے ڈوبنے کا ذکر فرمائ جتا رہا ہے کہ یہ بہت بڑی قسم ہے اگر تم جانو!

آج کا انسان جان گیا ہے کہ اس کائنات میں ”بلیک ہولز“ بھی موجود ہیں۔ ان بلیک ہولز کے اندر بڑے بڑے ستارے اور پوری پوری کہکشاں میں جا کر ختم ہو جاتی ہیں۔ آج کا انسان قرآن کی روشنی میں زیادہ غور و فکر کر سکتا ہے۔ آج ہم جانتے ہیں کہ نظام شمسی میں ہمارے جتنے بھی سیارے ہیں ان سب سے بڑا سورج ہے۔ یعنی زمین سے تقریباً 13 لاکھ گناہزار ہے۔ اندازہ تکمیل کر سکتا ہے۔ لیکن اس سے بھی لاکھوں گناہزار سے سورج اور ستارے ہماری گلکیسی میں موجود ہیں، پھر ان کے درمیان فاصلہ کئی کئی لاکھ نوری سال پر مشتمل ہے اور ہماری گلکیسی سے بھی ہزاروں گناہزار کہکشاں میں اس کائنات میں موجود ہیں۔

آپ اندازہ تکمیل کائنات کی دستتوں کا اور اس میں زمین کی حیثیت کا بھی اور زمین پر تن کر چلنے والے اور خدائی کا دعویٰ کرنے والے انسانوں کی حیثیت کا بھی اندازہ تکمیل کہ وہ کس قدر غلط فہمی میں بتلا ہیں۔ اتنی بڑی کہکشاں میں کہ جن میں ایک ستارے سے دوسرے ستارے کا فاصلہ کئی کئی ارب نوری سال ہو سکتا ہے اور ایک کہکشاں میں کھربوں ستارے ہوں اور ان سب پر مشتمل پوری پوری کہکشاں میں جا کر بلیک ہولز میں فنا ہو جائیں تو اندازہ تکمیل کہ اللہ تعالیٰ کس طرف توجہ دلارہا ہے؟ اور یہ کتنی بڑی قسم ہے جو اللہ اٹھا کر انسان کو ایک آفاقی حقیقت بتا رہا ہے اور

## بھارت کے سپرسونک میزائل کا پاکستانی فضاؤں کی خلاف ورزی کرنا اشتعال انگیز ہے

### شجاع الدین شیخ

بھارت کے سپرسونک میزائل کا پاکستانی فضاؤں کی خلاف ورزی کرنا اشتعال انگیز ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ بھارت پاکستان کا اذی دشمن ہے اور وہ ہر وقت اس تک میں رہتا ہے کہ پاکستان کو نقصان پہنچائے۔ تین سال قبل جب بھارت نے بالا کوٹ میں نام نہاد سرجیکل سڑائیک کی تھی تو پاکستان نے اسے دندان شکن جواب دیا اور بھارت کے 2 جنگی جہاز مار گرائے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی فضائی حدود کی حالیہ خلاف ورزی اور میاں چنوں کے شہری علاقے میں سپرسونک میزائل کا گرنا اس بات کی واضح نشاندہی کرتا ہے کہ بھارت پاکستان کے خلاف کھلی جاریت پر ٹکلا ہوا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ یہ میزائل غیر مسلح تھا لیکن اس سے نہ صرف شہریوں کی جان و مال کا بڑے پیمانے پر نقصان ہو سکتا تھا بلکہ کوئی بڑا فضائی حادثہ بھی ہو سکتا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ پاکستان کی فضائی انتظامیہ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس میزائل کی ہم نے آغاز سے ہی ٹرینگ کر لی تھی لیکن پھر بھی اس میزائل کا پاکستان کی حدود میں 124 کلومیٹر آ جانا پاک فضاؤں کے تحفظ کے حوالے سے باعث تشویش ہے۔ دشمن دنیا بھر سے جدید اسلحہ خرید رہا ہے اور اس کا بنیادی ٹارگٹ پاکستان ہے۔ ایسے میں پاکستان کو اپنے ایئرڈیپننس سسٹم سمیت تمام جنگی صلاحیتوں کو بھر پور انداز میں بڑھانا اور ہمہ وقت ہائی الرٹ رہنا ہو گا تاکہ پاکستان کی سرحدی خلاف ورزیوں کو فوری طور پر نشانہ بنایا جاسکے۔ (جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

کے دور میں خطبہ جمعہ قرآن کو سمجھنے اور سننے کا بہترین ذریعہ تھا:  
کان یقراء القرآن و یذکر الناس

آپ ﷺ نے قرآن پڑھتے اور لوگوں کو قرآن کے  
ذریعے سے نصیحت فرماتے۔ جمعہ کو جمعہ بنانے والی شے  
خطاب جمعہ ہے اور خطاب جمعہ کا ایک بہت بڑا حاصل قرآن  
پاک کے ذریعے تذکیرہ ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا:  
انسان کے دل پر زنگ چڑھ جاتا ہے جیسے لوہے کو زنگ لگ  
جاتا ہے۔ آپ ﷺ سے پوچھا گیا: یا رسول اللہ ﷺ زنگ ایہ  
زنگ کیسے دور کریں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کثرت سے  
موت کو یاد کرو اور کثرت سے قرآن حکیم کی تلاوت کرو۔  
لہذا ضروری ہے کہ خطبات جمعہ میں  
سنن نبوی ﷺ کو زندہ کیا جائے، اردو کے خطبے میں قرآن کا  
مطالعہ کیا جائے تاکہ لوگوں تک قرآن کا پیغام پہنچ سکے۔  
تنظيم اسلامی نے برسوں سے اس روایت کو قائم رکھا ہے۔  
تنظيم اسلامی نے بندوں پر قرآن مجید کے حقوق کے  
حوالے سے بھی کافی آگاہی دی ہے۔ الحمد للہ۔ بانی تنظیم اسلامی  
ڈاکٹر اسرار احمد نے 1967ء میں ”مسلمانوں پر  
قرآن مجید کے حقوق“ کے عنوان سے ایک کتاب پر لکھا تھا  
جس کی تکمیل مسجد نبوی میں ہوئی تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے  
اس میں بہت جامع انداز میں قرآن مجید کے پانچ حقوق  
بیان کیے ہیں:

1- قرآن پر ایمان لا یا جائے، زبانی اقرار کے ساتھ دل  
سے تصدیق بھی ہونی چاہیے۔

2- اس کی باقاعدہ تلاوت، آداب کے ساتھ تجوید کا لحاظ  
رکھ کر کی جائے۔

3- اس کو سمجھنے کی کوشش کی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کے  
احکامات واضح طور پر سامنے آ جائیں۔ آخرت کی فکر پیدا  
ہو جائے۔ اللہ سے تعلق کی مضبوطی کا معاملہ ہو جائے۔  
معلوم ہو جائے کہ میری منزل کدھر ہے، میرا خالق کون  
ہے؟ وہ مجھ سے چاہتا کیا ہے۔ اس کے لیے ترجمہ، تشریح،  
عربی زبان پر بھی توجہ کرنا لازم ہے۔

4- قرآن کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو جائے۔ انفرادی سطح  
پر اس کے احکامات پر فوراً عمل شروع کیا جائے اور اجتماعی سطح  
پر اس کے احکامات کے نفاذ کی کوشش کی جائے۔

5- اس کے پیغام کو دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔  
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اب ختم نبوت کے بعد انسانیت تک ان تعلیمات کو پہنچانے  
کی ذمہ داری اس امت کی ہے۔ آج اندھیا اور دوسراے  
ممالک میں شعائر اسلام پر عمل پیرا ہونے پر پابندی لگادی  
گئی لیکن پاکستان میں ہم آزاد ہیں، یہاں ہم قرآن کا نظام  
کم از کم اپنی انفرادی زندگی اور گھروں میں تو قائم کر سکتے  
ہیں، ہمیں کس نے روکا ہے؟ اگر ہم نماز نہیں پڑھتے، جھوٹ  
بولیں، ناپ تول میں کمی کریں، ناجائز قبضہ کریں، وراثت  
کامال ہڑپ کیا جا رہا ہو، پڑوی کا حق مارا جا رہا ہو، رشتہ دار  
کوستیا جا رہا ہو تو اس میں ہمارا اپنا قصور ہے۔ اندھیا،  
اسرائیل یا امریکہ کی سازش تو نہیں ہے؟ پھر ہم اپنی زندگیوں  
میں، اپنے گھروں میں قرآن کا نظام قائم کیوں نہیں کرتے؟  
جہاں تک اجتماعی زندگی کے حوالے سے قرآنی  
احکامات کا تعلق ہے جن میں زکوٰۃ و عشر کی وصولی، سود کا  
خاتمه، بے حیائی کا سد باب، شرعی سزاوں کا نفاذ، عدل و  
النصاف کا قیام شامل ہیں تو یہ اجتماعی نظام تب قائم ہو گا  
جب ہم قرآن کی رہنمائی میں اجتماعی جدوجہد کریں گے۔  
یہ بھی ہمارے دینی فرائض میں شامل ہے۔ حضور ﷺ کا  
آمیتی ہونے کے ناطے اب یہ ہماری ذمہ داری ہے۔ پھر  
قرآن کا پیغام دوسروں تک پہنچانا بھی ہماری ذمہ داری  
ہے لیکن دنیا ہماری بات پر غور تک کرے گی جب پہلے ہم  
خود قرآن کا نظام قائم کر کے دکھائیں گے۔ ورنہ ہم دنیا کو  
لاکھ سمجھائیں کہ یہ قرآن سب سے بہترین کتاب ہے وہ  
نہیں مانیں گے، وہ کہیں گے کہ ہمیں دکھاؤ قرآن کا نظام  
کسی ایک مسلم ملک میں، کہاں ہے؟

آج سود کا نظام سرے عام پاکستان میں چل رہا  
ہے، کیا ہم دنیا کو دکھائیں گے کہ پاکستان میں قرآن کا  
نظام ہے؟ اسی طرح بے حیائی کا طوفان یہاں پر پھیلا ہو،  
دنیا کے سارے جرائم ہمارے اپنے معاشرے میں ہوں تو  
ہم کیا دوسروں کو قرآن کی دعوت دینے کے اہل ہو سکتے ہیں؟  
لہذا پہلے اپنی زندگی، اپنے گھر بار اور معاشرے میں قرآن  
کے احکامات کو نافذ کرنا ہو گا۔ ختم نبوت کے بعد یہ ہمارا فرض  
ہے۔ جتنا ختم نبوت کے عقیدہ کا دفاع کرنا مسلمان پر فرض  
ہے اتنا ہی ختم نبوت کے تقاضوں کو پورا کرنا بھی ایک مسلمان  
پر فرض ہے اور یہ تقاضے تب پورے ہوں گے جب ہم  
قرآن کو پہلے خود سمجھنے اور پڑھنے کی کوشش کریں، اس سے  
رہنمائی اور ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ دروس  
قرآن اور قرآنی محافل میں شرکت کریں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ہے ورنہ سات غلافوں میں بند کر کے طاق نیاں میں رکھ  
دیا ہے۔ الاما شاء اللہ! ہم نے اسے صرف ثواب کی کتاب  
سمجھ لیا۔ سو چینلز جو دن بھر گندگی دکھاتے ہیں وہ بھی صحیح  
ثواب کے لیے ایک گھنٹہ تلاوت لگاتے ہیں یا ترجمہ لگاتے  
ہیں یا کسی کا بیان لگاتے ہیں۔ اس کے بعد دن بھر ساری  
دنیا کی فناشی، بے حیائی، گندگی دکھائی جا رہی ہوتی ہے۔  
 حتیٰ کہ وہ لوگ جو ناجائز کاروبار کر رہے ہوتے ہیں، سودی  
لین دین کر رہے ہوتے ہیں وہ بھی اپنی دوکانوں پر، آفسز  
پر پیسے دے کر صحیح تلاوت کرواتے ہیں۔ جمعرات کے دن  
اگر بتی وغیرہ بھی جلواتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن  
کا مقصد نزول کیا بتایا تھا: «هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ، هُدًى  
لِلنَّاسِ، يَهْدِي لِلّٰتِي هُنَّ أَقْوَمُ»

اس ہدایت کے حصول کا تقاضا یہ تھا کہ ہم اسے سمجھ  
کر پڑھنے کی کوشش کریں، اس کا ترجمہ اور تشریح پڑھ کر  
ہدایت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ خود نہیں پڑھ سکتے تو  
قرآن کی محافل میں بیٹھ کر سمجھنے کی کوشش کریں، دروس  
قرآن کی محافل میں شرکت کریں۔ پھر اللہ توفیق دے  
تو قرآن پاک کی زبان بھی سیکھیں۔ آج ہم اپنے بچوں کو  
انگریزی، چائی، جاپانی، جرمن زبانیں سیکھنے کے لیے بھی  
ہیں۔ کل قیامت کے روز اللہ پوچھے گا کہ قرآن تمہاری  
رہنمائی اور ہدایت کے لیے ہی نازل کیا تھا، کیا تم نے  
قرآن کی زبان بھی سیکھنے کی کوشش کی تھی؟

یہ قرآن صرف ثواب کے لیے نہیں آیا بلکہ اس کی  
تعلیمات اور تقاضوں پر عمل پیرا ہو کر زندگی گزارنا، اس کی  
تعلیمات کے مطابق اپنا سیاسی، معاشی اور معاشرتی نظام  
قائم کرنا اصل مقصود ہے۔ یہ قرآن اپنے احکامات کے نفاذ  
اور اقامت کا تقاضا کرتا ہے۔ اس کے احکامات کا نفاذ  
ہماری انفرادی زندگی میں بھی ہو، ہمارے گھروں میں بھی  
ہو، ہماری اجتماعی سیاسی، معاشی اور معاشرتی زندگی میں بھی  
ہو، ہمارے کاروبار، تجارت، ملازمت، ہمارے معاملات  
میں بھی ہو۔ ہماری عادات میں، بازاروں میں، ریاست  
میں ہر جگہ قرآن کی تعلیمات کے مطابق نظام قائم ہو۔

یہ مملکت خداداد پاکستان اسی لیے ہم نے حاصل  
کی تھی کہ یہاں اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی کوشش کی  
عطا کردہ تعلیمات کے مطابق نظام کو قائم کیا جائے گا۔  
پھر اس قرآن حکیم کو ہم مانتے ہیں کہ یہ اللہ کا آخری کلام  
ہے اور محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری رسول ہیں۔



ویکیپیڈیا کی ایک پورت نے جاری ہے ایسے شیں مسلمانوں کو جنگ بلا گئیں تھیں شرکریں  
جنگ کی وجہ سے تحریر کر خدا کی بلا گئیں تھیں ہلکے ہیگ مر رہا

یوکرائن نے عوامی جمہوریہ لوہانسک اور ڈونسک پر حملہ کر کے 20 ہزار لوگوں کو قتل کیا اور ان علاقوں میں روی زبان اور کلچر پر بھی پابندی لگائی، علاوہ ازیں امریکہ، یورپی یونین، نیٹو نے مل کر چاروں طرف سے روس کا گھیراؤ شروع کیا تو خطے میں جنگ چھڑ گئی: رضاء الحق

## روسیوکرائن جنگ اور اس کے نتائج کے موضوع پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

**یورپی یونین**

امریکہ یوکرائن کا ساتھ دینے کا دعویٰ کر رہے تھے لیکن جیسے ہی روس نے حملہ کیا تو کسی نے بھی اس کا ساتھ نہیں دیا۔ آپ کے خیال میں مغرب نے ایسا روپ کیوں اختیار کیا؟

**ایوب بیگ مرزا:** یوکرائن کے صدر زنسکی صدر بننے سے پہلے ایک اچھے کامیڈین اداکار ضرور رہے ہوں گے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انہیں تاریخ سے کوئی شغف نہیں ہے۔ یوکرائنی صدر کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ امریکہ سمیت تمام بڑی طاقتوں کی اپنی ایک تاریخ ہے، انہیں صرف اپنا مقاد عزیز ہوتا ہے، اپنے مقاد کی خاطر وعدہ خلافی کرنا ان کے نزدیک کوئی مسئلہ نہیں ہوتا اور امریکہ تو اس حوالے سے سرفہرست ہے۔ بے شرمی سے وعدہ خلافی کرنا اور وعدہ خلافی کو قومی خدمت قرار دینا امریکیوں کا شیوا ہے۔ 1962ء میں سوویت یونین نے کیوبا میں میزائل لگائے تو کینیڈی نے سوویت یونین کو دھمکی دی کہ یہ میزائل ہٹالو ورنہ ہم اپنی جنگ شروع کر دیں گے۔ سوویت یونین پچھے ہٹ گیا۔ اسی طرح حالیہ دور میں امریکہ شام میں بشار الاسد کو گرانے کے لیے نکلا تھا بلکہ اس کو تقریباً گراچکا تھا لیکن روس پوری طاقت کے ساتھ سامنے آگیا تو امریکہ پچھے ہٹ گیا۔ 1965ء میں امریکہ پاکستان کا حلیف تھا اور پاکستان سیٹوں کو کرن بھی تھا لیکن پاک بھارت جنگ میں امریکہ نے پاکستان کی بجائے انڈیا کی مدد اس طرح کی کہ پاکستان کو اسلحہ دینا بند کر دیا اور بہانہ بنایا کہ انڈیا اور پاکستان دونوں کو اسلحہ نہیں دیا جائے گا۔ حالانکہ انڈیا تو روس سے اسلحہ لیتا تھا، امریکہ سے لیتا ہی نہیں تھا۔ اسی طرح 1971ء کی جنگ میں امریکہ نے بھری بیڑا بھیجنے کا وعدہ کیا لیکن وہ آج تک نہ پہنچ سکا۔ یہ عالمی طاقتوں کا ایک طریقہ رہا ہے کہ وہ اس وقت تک چھوٹے ممالک کو

لیکن امریکہ اور یورپ نے معاہدے کی خلاف ورزی کرتے ہوئے 1999ء میں پولینڈ، ہنگری اور چیکوسلوواکیہ تک کو نیٹو کا ممبر بنالیا۔ اس پر روس نے احتجاج کیا تو انہوں نے بہانہ بنایا کہ یہ کوئی لکھا ہوا معاہدہ نہیں تھا حالانکہ بہت سارے لوگوں کی آنوبائیوگرافی سے اس معاہدے کی تصدیق ہوتی ہے۔ پھر 2006ء میں مشرقی یورپ کے

**سوال:** یوکرائن پر حملہ کو تین ہفتے ہونے کو ہیں، پوری دنیا میں اس حملے کی بہت زیادہ مدت کی جا رہی ہے، حتیٰ کہ روس میں بھی ہزاروں لوگ جنگ مخالف مظاہرے کر رہے ہیں اور روی حکومت ان کو پکڑ پکڑ کر قید میں ڈال رہی ہے۔ کیا روس یوکرائن پر حملہ کرنے میں حق بجانب تھا؟

**رضاء الحق:** ہر جنگ کا ایک تاریخی پس منظر ہوتا ہے۔ روس یوکرائن جنگ کے حوالے سے مغربی میڈیا ایک طرف کی کہانی سنارہا ہے کہ روس ظالم بن کر حملہ آور ہوا ہے اور اس کا کوئی حق نہیں تھا، اس کی وجہ سے یوکرائن میں بہت ساری ہلاکتیں ہو رہی ہیں، یہ کہ دوسری جنگ عظیم سے لے کر اب تک روس ہی جارح رہا ہے وغیرہ لیکن مغربی میڈیا کے پروپیگنڈا سے ہٹ کر دیکھا جائے تو بہت سارے دوسرے عوامل بھی صاف دکھائی دیتے ہیں۔

2014ء میں عوامی جمہوریہ ڈونسک اور عوامی جمہوریہ لوہانسک یوکرائن سے علیحدہ ہو گئے تھے۔ ان دونوں ملکوں کو دنیا نے تسلیم نہیں کیا تھا اور یوکرائن نے ان علاقوں پر حملہ کر کے 20 ہزار روس نواز لوگ قتل کر دیے اور پھر ان علاقوں میں روی زبان اور کلچر پر بھی پابندی لگادی تھی۔ اس کے رد عمل میں ان علاقوں کے لوگوں نے روس کو مدد کے لیے پکارا۔ روس نے ان دونوں ملکوں کو 21 فروری 2022ء کو تسلیم کر لیا اور تین دن بعد یوکرائن پر حملہ کر دیا۔ دوسری بات یہ کہ 1991ء میں سوویت یونین کے نوٹے کے بعد آخری سوویت صدر گور باچوف، امریکی صدر بیشن سینٹ، برطانوی وزیر اعظم مارک گریٹ تھچر اور جمن چانسلر ہیلمٹ کوں وغیرہ کے درمیان بلگریڈ معاہدہ ہوا تھا کہ سوویت یونین کی تحلیل کے بعد نیٹو مشرقی یورپی سابق سوویت ریاستوں میں کی طرف اپنا پھیلا دنہیں کرے گا

### مرقب: محمد رفیق چودھری

مزید چھ ممالک کو بھی نیٹو میں شامل کر لیا گیا جس پر روس نے دوبارہ احتجاج کیا کہ ایسا نہ کریں۔ لیکن یورپ بازنہیں آیا۔ حالانکہ ان کے تھنکر ز بالخصوص ہنری سنبھار اور میر شاہنگر یورپ کو خبردار کرتے رہے کہ روس کو اس طرح کارزنه کرو ورنہ وہ بھی جواب دے گا۔ لیکن اس کے باوجود 2009ء میں البانیہ اور مونی نیگر و کو بھی نیٹو کا حصہ بنا دیا گیا۔ پھر 2017ء میں دو مزید ممالک کو بھی شامل کر لیا گیا۔ حتیٰ کہ 2021ء میں نیٹو نے بوسنیا، کوسوو اور یوکرائن کو بھی اپنا حصہ بنانے کا اعلان کر دیا۔ اس پر روس نے کہا کہ یہ میرے لیے ریڈ لائن ہے۔ کیونکہ روس کے تجارتی معاملات یعنی گرم پانیوں تک رسائی کے لیے یوکرائن بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس وجہ سے آخر کار روس کو یہ انتہائی قدم اٹھانا پڑا۔ ظاہر ہے وہ تمام ممالک جن کی سرحدیں روس کے ساتھ لگتی ہیں وہاں نیٹو اسلحہ سے لیس ہو کر بیٹھ جائے گا یعنی روس کا چاروں طرف سے گھیراؤ کر دیا جائے گا تو پھر روس کے پاس صرف ایک ہی راستہ بچتا ہے کہ وہ یوکرائن میں موجود روس مخالف قوتوں کو کسی نہ کسی طرح نیوٹرالائز کر دے۔

**سوال:** 24 فروری سے پہلے تمام یورپی ممالک اور

علاقے میں جنگ جاری ہے اور کیف کی طرف بڑھتے جا رہے ہیں۔ روں کو معلوم تھا کہ سب اُس کے خلاف ہو جائیں گے لیکن اس کے باوجود اس نے یہ قدم اٹھایا ہے تو سچ سمجھ کر اور کسی مقصد کے تحت اٹھایا ہوگا۔ وہ اپنے مقاصد حاصل کرتا رہے گا لیکن دوسری طرف وہ ڈپلومیسی کو بھی جاری رکھے گا۔

**سوال:** جس وقت روں نے یوکرائن پر حملہ کیا اُس وقت وزیر اعظم پاکستان عمران خان روں کے دورے پر تھے۔ یعنی وزیر اعظم پاکستان کی موجودگی میں یہ حملہ ہوا۔ لہذا اس دورے کے حوالے سے controversy جاری ہے اور بعض تجزیہ نگار کہہ رہے ہیں کہ اس دورے کے بڑے منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ کوئی ایم او یوسائی نہیں ہوا، کوئی مشترکہ بیان بھی نہیں آیا۔ آپ کے خیال میں اس دورے کے منفی نتائج برآمد ہوں گے یا ثابت؟

**ایوب بیگ مرزا:** ان تجزیہ نگاروں نے دونوں طرف کے اعتراضات جمع کیے ہوئے تھے کہ اگر یہ جائیں گے تو ہم کہیں گے کہ امریکہ کے ساتھ ہمارا پرانا تعلق ہے، اس کے ساتھ ہماری تجارت ہے، یورپ کے ساتھ تجارت ہے، ہماری ساری نیکشائل اور جاتی ہے۔ ایسے موقع پر دورہ کر کے امریکہ اور یورپ کو ناراض کر دیا ہے وغیرہ۔ اگر یعنی موقع پر وزیر اعظم یہ دورہ کینسل کر دیتے تو پھر یہی تجزیہ نگار کہتے کہ ہم نے بزدلی دکھائی ہے، ان کو جانا چاہیے تھا تا کہ پتا چلے کہ پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی ہے، یہ ابھی تک امریکہ کے غلام ہیں، انہوں نے امریکہ کی غلامی کا قladah پہنا ہوا ہے وغیرہ۔ اصل میں ہمارے ہاں صحافت کے بھی سیاسی عزم ہوتے ہیں اور صحافی لوگ کسی نے کسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ دنیا کا کوئی بڑا فائدہ رسک لیے بغیر نہیں ہوتا، ہر بڑے فائدے کے لیے ایک بڑا رسک لینا پڑتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ وزیر اعظم نے بر موقع رسک لیا ہے البتہ اگر وہاں جنگ شروع ہو چکی ہوتی اور دو چار دن گزر گئے ہوتے تو پھر یہ کہا جا سکتا تھا کہ چونکہ وہاں جنگ شروع ہو چکی ہے لہذا اس دورے کو التوا میں ڈال لیتے ہیں۔ لیکن اگر یعنی موقع پر دورہ ملتوی کرتے تو گویا روں کو یہ پیغام دیتے کہ ہمارا تم سے کبھی تعلق نہیں بن سکتا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ روں نے پاکستان کو آزمانے کے لیے یعنی اس موقع پر بلایا ہو کہ اگر پاکستان روں کی طرف بڑھنے کا ارادہ رکھتا ہے تو ان کے پاؤں میں کتنی استقامت ہے۔ اس دورے کے فائدے میں بیس لاکھ ٹن گندم کا معابدہ ہوا ہے جو پاکستان امپورٹ کرے گا اور

اس پوزیشن میں ہوتا کہ وہ نیٹو اور مغرب کو کہہ سکتا کہ میرے معاملات میں مداخلت نہ کرو میں خود اپنی آزاد خارجہ پالیسی بناؤں گا۔ لیکن اپنے ہتھیار دینے کے بعد یوکرائن مکمل طور پر دوسروں پر انحصار کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اس وقت پروپیگنڈا کی جنگ اپنے عروج پر ہے بالخصوص روں کو ظالم دکھایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف اس پروپیگنڈے میں نسل پرستانہ اور اسلاموفوبرگ بھی ڈالا جا رہا ہے۔

**سوال:** مغربی میڈیا اس جنگ سے پہلے کہہ رہا تھا کہ جنگ ہو گی جبکہ روں خود یہ کہہ رہا تھا کہ جنگ نہیں ہو گی لیکن بالآخر جنگ ہو گئی۔ یعنی مغربی میڈیا کا کہنا حق ثابت ہوا۔ اس بارے میں آپ کیا کہیں گے؟

**رضاء الحق:** جنگ میں پروپیگنڈا تو ہوتا ہی ہے لیکن

مغربی میڈیا پروپیگنڈا کر رہا ہے کہ عراق و افغانستان میں جو لوگ جنگ میں مارے گئے وہ غیر مہذب تھے جبکہ یورپیان کے لوگ مہذب ہیں لہذا ان پر جنگ مسلط کرنا صحیک نہیں۔ اس تصور سے مغرب اور مغربی میڈیا کا دہراپن کھل کر سامنے آگیا ہے۔

اس جنگ میں مغربی میڈیا انسانی تفریق کا ایک نیا تصور بھی پروپیگنڈا کر رہا ہے۔ مغربی میڈیا کے ایک بڑے چینیں پر ہٹلر کی زبان بولتے ہوئے یوکرائن کے لوگوں کے لیے "blond hair and blue eyes" کے تناظر میں یہ تک کہا گیا کہ عراق اور افغانستان میں تو غیر مہذب اور نان یورپیں لوگ تھے ان کی تباہی اور بر بادی ہوئی۔

لیکن یہاں یوکرائن میں تو مہذب یورپیں لوگ ہیں، ان پر ظلم و ستم ہم سے برداشت نہیں ہو گا۔ یعنی مسلمانوں کی نسل کشی تو قابل قبول تھی لیکن یورپی لوگوں پر ظلم برداشت نہیں ہو رہا۔ حالانکہ محتاط اندازے کے مطابق عراق میں 14 لاکھ لوگ شہید کیے گئے ہیں۔ تازہ صورت حال یہ ہے کہ روی فوج یوکرائنی دارالحکومت کیف کے قریب پہنچ چکی ہے۔ ان کا پورا کانوائے ہے اور وہ چاروں طرف سے گھیر رہے ہیں۔ دوسری طرف بلیک سی اور کریمیا کی طرف سے بھی وہ یوکرائن میں داخل ہو رہے ہیں۔ تیسرا طرف روں سے مسٹریکٹ ہے اور وہ چاروں طرف سے گھیر رہے ہیں۔ یعنی فوج یوکرائن میں داخل ہو رہی ہے۔ تازہ روپیں کے مطابق میریوپول کا علاقہ تقریباً روں کے قبضے میں جا چکا ہے۔ خاد کیوں کے

یقین دہانیاں کرتے رہتے ہیں جب تک ان کا مفاد پورا ہوتا رہے۔ موجودہ جنگ میں بھی اگر کسی وقت ایسی صورت حال ہو گئی کہ بذات خود امریکہ یا یورپ کے مفادات زد میں آگئے تو پھر عالمی جنگ کا معاملہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگرچہ اس کے امکانات کم ہیں۔ بہر حال کمزور ملک جب بھی بڑی طاقتیں پر انحصار کرتے ہیں تو انہیں پچھتنا پڑتا ہے۔ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ ایسی ہتھیاروں کے پاس ہیں اور پھر اس کی پشت پر چین بھی کھڑا ہے۔ ایسی صورت حال میں امریکہ کبھی آگے نہیں آئے گا۔ البتہ اسلحہ دے سکتا ہے۔ ستم ظریفی یہ ہے کہ ابھی تک اسلحہ صرف ترکی نے بھیجا ہے جو کہ ایک مسلمان ملک ہے۔ یقیناً اس میں مذہب کا عمل دخل اتنا نہیں ہے لیکن پھر بھی ہم ترکی سے امید نہیں کر رہے تھے کہ وہ امریکہ کی حمایت میں یوکرائن کو اسلحہ بھیج دے گا۔

**سوال:** اگر ہم جنگوں کا جائزہ لیں تو دوسری جنگ عظیم سے لے کر 2001ء تک 248 جنگیں ہوئی ہیں جن میں سے 201 امریکہ نے کروائی ہیں یعنی تقریباً 8 فیصد۔ امریکہ نے اپنے مفادات کی خاطراتی جنگیں شروع کیں، روں نے اگر اپنے تحفظ کے لیے ایک جنگ شروع کر دی ہے تو اس میں امریکہ کو کیا تکلیف ہے؟

**ایوب بیگ مرزا:** اس کو جواز مہیا کیا ہے۔ ایک وجہ یہ بھی ہے کہ امریکہ کے پاس اب صرف اسلحہ یا وارانڈسٹری رہ گئی ہے۔ یعنی امریکہ یا جنگ کرتا ہے یا کرواتا ہے۔

**سوال:** صدر پیوٹن نے اپنے ایسی دستوں کو تیار رہنے کا حکم دے دیا ہے دوسری طرف جتنی بڑی جنگ ہو لیکن مذاکرات کا راستہ کھلا ہوتا ہے۔ روں اور یوکرائن کے درمیان بھی ڈائیلاگ کا ایک سیشن ہوا ہے لیکن ناکام ہوا ہے۔ مستقبل میں حالات کیا رخ اختیار کریں گے؟

**رضاء الحق:** اس وقت روں کے پاس تقریباً ساڑھے چھ ہزار ایسی ہتھیار موجود ہیں۔ سوویت یوین میں سے علیحدہ ہونے والی ریاستوں میں سے تین کے پاس ایسی ہتھیار موجود تھے۔ ان میں ایک یوکرائن بھی شامل تھا۔ تین ہزار کے قریب ایسی ہتھیار یوکرائن کے پاس تھے۔ قازقستان کے پاس بارہ یا چودہ سو کے قریب تھے اور بیلاروں کے پاس 81 تھے۔ 1994ء میں برطانیہ، امریکہ اور روں کا عاہدہ ہوا کہ ہم ان ممالک کی حفاظت خود کریں گے اور یہ ایسی ہتھیار واپس دے دیں۔ چنانچہ ان تین ممالک نے اپنے ایسی ہتھیار 1996ء تک واپس کر دیے۔ اگر یہ واپس نہ کیے ہوتے تو روں حملہ نہ کر پاتا اور یوکرائن بھی

امریکہ کی طرف ہو گا یا روس اور چین کی طرف ہو گا؟ اور کیا پاکستان اور امت مسلمہ کے پاس کوئی تیرا آپشن بھی ہے؟

**ایوب بیگ مرازا:** میں اس کا جواب دیتے ہوئے ایک صدمے کی کیفیت میں ہوں۔ اس لیے کہ کیا امت مسلمہ کو امت وسطیٰ اس لیے کہا گیا تھا کہ وہ دوسروں کو دیکھئے کہ وہ کیا چاہتے ہیں اور ان کی مرضی کے مطابق چلے؟ یہ ہمارے لیے شرمناک بات ہے۔ بہر حال عربوں نے امریکی غلامی کا قladah پہنا ہوا ہے۔ میرا تجزیہ یہ ہے کہ عرب ممالک امریکہ سے خوفزدہ تو ہیں اور وہ امریکہ سے دور جانا چاہتے ہیں لیکن وہ ساتھ یہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کی عیش و عشرت، بدمعاشیاں بھی قائم رہیں اور اس کے ساتھ ان کا سیاسی قبلہ تبدیل کر کے ایک نئی قوت کے ساتھ جوڑ دیا جائے لیکن ایسا نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہو گا۔ پاکستان اپنا قبلہ تبدیل کر رہا ہے لیکن ہم سوچ نہیں سکتے کہ اس وقت پاکستان پر کس قدر خطرات منڈلار ہے ہیں اور امریکہ ایک بھوکے شیر کی طرح پاکستان پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے۔ کیونکہ پاکستان کی جغرافیائی پوزیشن بہت اہمیت کی حامل ہے۔ پاکستان کا عامی جنگ میں کیا روں ہو گا اس کو سامنے رکھیں تو امریکہ پاکستان کو کبھی نظر انداز نہیں کر سکتا۔ اس سے پہلے امریکی جمہوری کانفرنس میں شرکت نہ کرنا اور ونڈر ایمپکس میں شرکت کرنا ایسے اقدامات تھے کہ اس پر امریکہ نے سخت قدم نہیں اٹھایا لیکن روس کا حالیہ دورہ ایسا قدم تھا جس کے بعد اب امریکہ کھلا دشمن بن کر سامنے آئے گا۔ اب اس نے دھمکیاں دینی شروع کر دی ہیں اور یورپیں سفارت کاروں نے اسلام آباد میں جارحانہ انداز اختیار کیا ہوا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ جنگ پر تلے ہوئے ہیں لیکن اصل بات وہی ہے کہ پاکستان کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا چاہیے اور اسے یہ دیکھنا چاہیے کہ امت مسلمہ کا مفاد کیا ہے اور پاکستان کا مفاد کیا ہے لیکن چونکہ ہماری وہ پوزیشن ہی نہیں ہے۔ لہذا ہم دعا ہی کر سکتے ہیں۔ پاکستان جتنا امریکہ سے پیچھے ہٹ چکا ہے اور چین اور روس کے قریب آیا ہے اس سے لگتا ہیں ہے کہ پاکستان اسی کیمپ میں جائے گا۔ واللہ اعلم!



قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی  
ویب سائٹ [www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) پر دیکھی جا سکتی ہے۔

ہو گیا ہے۔ ترکی ایک طرف مسلم آمد کی امامت کی بات کرتا ہے لیکن دوسری طرف وہ اسرائیل کے ساتھ تعلقات بنارہا ہے اور حالیہ اطلاعات کے مطابق اس نے عسکری امداد یوکرائن کو دی ہے۔ مختصر ایک کہ اگر ترکی دوستیوں پر سوار ہونا چھوڑ کر ایک کشتی کا سوار نہیں ہوتا تو اس کے لیے بہت سارے مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔ دوسری طرف روس، چین اور ان کے اتحادیوں کا بلاک ہے۔ انہی سلامتی کو نسل میں روس کے خلاف قرارداد لائی گئی تو اکثریت ممالک نے اس کی حمایت کی لیکن 35 ممالک نے ووٹ دینے سے انکار کر دیا جن میں پاکستان، بھارت، بنگلہ دیش اور ساؤ تھ افریقہ بھی شامل ہیں۔ یعنی وہ ذہن بنارہے ہیں۔ پاکستان نے کم از کم یہ توڑہ بنالیا ہے کہ ہم امریکہ کے کیمپ میں مستقل نہیں رہیں گے کیونکہ اس کے نقصانات فوائد سے زیادہ ہیں۔ پاکستان امریکہ اور یورپ کے مفادات کا محافظ نہیں ہے اور نہ ہونا چاہیے۔ ہمارا ملکی مفاد سب سے بالاتر ہے۔ سورۃ المائدہ میں مسلمانوں کو خارجہ پالیسی کے لیے راہنمائی دی گئی ہے:

”تم لازماً پاؤ گے اہل ایمان کے حق میں شدید ترین دشمن یہود کو اور ان کو جو مشرک ہیں۔ اور تم لازماً پاؤ گے مودت کے اعتبار سے قریب ترین اہل ایمان کے حق میں اُن لوگوں کو جنہوں نے کہا کہ ہم نصاری ہیں۔ یہ اس لیے کہ ان میں عالم بھی موجود ہیں اور درویش بھی اور (اس لیے بھی کہ) وہ تکبر نہیں کرتے۔“ (آیت: 82)

اس دنیا میں عیسائیوں کی تین بڑی فضیلیں ہیں:

1۔ رومن کیتوںک، یعنی ویکن اور اٹلی وائے عیسائی۔

2۔ پروٹنٹ یعنی برطانیہ، امریکہ وغیرہ کے عیسائی۔

3۔ ایسٹرن آر تھوڈا اسکس یعنی روس، یوکرائن وغیرہ۔

پہلی دو قسموں میں علماء اور راہب کم ملتے ہیں اور ان لوگوں میں تکبر بہت زیادہ ہے۔ حتیٰ کہ رومن کیتوںکس پوپ سے جب لوگ ہاتھ ملاتے ہیں تو وہ ہاتھ ملا کر فوراً پیچھے ہٹا دیتا ہے۔ جبکہ پروٹنٹ عیسائی ذاتنست جیوز کی طرح ہی ہیں، ان دونوں کا نظریہ بھی ایک ہے۔ اسی وجہ سے امریکہ یہودیوں کے ساتھ مل کر دنیا میں فساد پھیلاتا ہے۔ لیکن ایسٹرن آر تھوڈا اسکس چرچ میں تینوں چیزیں ہیں کہ ان میں علماء بھی ہیں، گوشہ نشین لوگ بھی رہے ہیں اور ان میں تکبر بھی کم ہے۔ اسلام کو سامنے رکھیں تو مستقبل میں مسلمانوں کی قربت رشین بلاک کے ساتھ بڑھے گی۔ واللہ اعلم!

**سوال:** مستقبل میں پاکستان اور امت مسلمہ کا جھکاؤ کیا

روں کی گندم یورپی ممالک کی گندم سے زیادہ سستی ہے۔ اس سے بڑا فائدہ پاک روس گیس معاہدے میں ہے اور یہ پاک روس تعلقات کے ضمن میں اچھا قدم ہے۔ بہر حال پاکستان ہو یا کوئی اور ملک ہو اسے صحیح اور آزاد خارجہ پالیسی اپنانی چاہیے، چاہے کوئی ناراض ہو یا خوش ہو۔ یہ ہم تب ہی کر سکتے ہیں اگر ہمارے تن میں جان ہو۔ پاکستان کے تن میں جان نہیں ہے لیکن اس کے باوجود یہ فیصلہ بھاری پڑ سکتا ہے۔ اگر ریاست پر نہ پڑا تو حکومت پر ضرور پڑے گا۔ کیونکہ یورپ اور امریکہ اس وقت پاکستان پر بہت بڑا ہے۔ مصدقہ اطلاعات کے مطابق چند روز قبل 22 یورپی ممالک کے سفراء نے سفارتی آداب کو بالائے طاقت رکھتے ہوئے اسلام آباد میں ملاقاتیں بھی کیں اور ایک خط بھی لکھا کہ پاکستان اس معاملے میں یورپ اور امریکہ کا ساتھ دے اور روس سے قطع تعلق کر دے۔ بہر حال اگر اس کا فائدہ ہوا تو نارمل دورے سے زیادہ ہو گا کیونکہ پاکستان نے اپنے کارڈ شو کر دیے ہیں۔ اب روس پر محصر ہے کہ وہ کس طرح کا جواب دیتا ہے۔ دوسری طرف وزیر اعظم کے اس دورے کو چین کی پشت پناہی حاصل تھی۔ اگر وزیر اعظم یہ دورہ نہ کرتے تو روس نے پاکستان کا پتا کاٹنا ہی تھا، چین کی ناراضگی بھی مول لینی پڑ سکتی تھی کیونکہ یہ دورہ ونڈر ایمپکس کے موقع پراناؤنس ہوا تھا جب پاکستان کے وزیر اعظم اور روس کے صدر دونوں وہاں گئے ہوئے تھے۔ یعنی اس کے پیچھے چین تھا۔ لہذا اس دورے سے صرف روس سے ہی تعلقات بہتر نہیں ہوں گے بلکہ چین سے بھی ہوں گے۔ ان شاء اللہ!

**سوال:** یوکرائن پر روی جملے کے بعد روس پر زیادہ تر پابندیاں لگ رہی ہیں۔ اس صورت حال میں دنیا میں نئے بلاکس بنتے ہوئے نظر آرہے ہیں، مستقبل میں دنیا پر ان کے کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

**رضاء الحق:** اب یہ بہت واضح ہو گیا ہے کہ دنیا اب یونی پولنہیں رہی بلکہ معاملہ بائی پول سے بھی آگے بڑھ کر ملٹی پورٹک پہنچ سکتا ہے۔ یہ بلاکس ریڈ لائز بھی ہیں اور فالٹ لائز بھی ہیں۔ ایک بلاک میں امریکہ اور یورپ موجود ہے۔ ان میں مشرقی یورپ کے ممالک بھی شامل ہیں اور یورپی یونین اور نیٹو جیسے اتحادیوں کی حمایت ان کو حاصل ہے۔ اسرائیل تو دیسے ہی ان کا فطری اتحادی ہے۔ البتہ بھارت کا معاملہ ڈانوال ڈول ہے۔ دوسری طرف عرب ممالک کا بھی ان کی طرف جھکاؤ بڑھنا شروع

# ظلمت رات کی.....!

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

2011ء میں 'گلوبل ریسرچ' میں شائع ہوئی بعنوان: "امریکی فوجوں نے افغانستان میں معصوم شہریوں کا قتل کس طرح روکھا۔"

طویل اذیت ناک کہانی کا مختصر سا حصہ پیش خدمت ہے: 15 سالہ گل مدنی کی طرف پہلے گرنیڈ اچھالا (کیونکہ ظاہر یہ کرنا مقصود تھا کہ بچے نے امریکی فوجوں پر گرنیڈ پھینکتا تھا) اور پھر اس پر بلا سبب گولیاں برسادیں۔ تفتیش کے لیے آنے والوں نے مقامی بزرگ کی عین شہادت کے باوجود کہ گرنیڈ بچے نے نہیں فوجی مورلاک نے پھینکتا تھا، مزید گولیاں مارنی ضروری جانیں کہ کہیں زندہ نہ ہو۔ پھر فوجی اس کے باپ کو لے آئے، جس کا کم عمر بیٹا خون کے تالاب میں پڑا تھا۔ امریکی فوجوں نے اس قتل کا جشن مناتے ہوئے خون میں نہائی لاش کے ساتھ باپ کے سامنے ہی تصویریں کھنچوائیں، گورے پٹھے مقتول کو سر کے بالوں سے اوپر کھینچ کر گویا وہ شکار کردہ ہر کی یادگار ہو۔ پلاٹوں کا اسکواڈ لیڈ اسٹاف سارجنٹ گبز تھا، جس نے تیز دھار ریز ر سے مردہ بچے کی انگلی کاٹی اور ہومز کو پہلا افغان شکار کرنے کی یادگار کے طور پر تھماں۔ ہومز نے اسے سنبھال کر زپ لاک لفافے میں رکھتا کہ سکھا کر محفوظ کر سکے۔ اس واقعے پر کسی قسم کی پوش نہ ہونے پر، کمپنی کی عین ناک تلے درجنوں سپاہی ایک قاتل ٹیم کا کردار کھلے بندوں ادا کر رہے تھے۔

یہ مختصر ترین نامکمل کہانی صرف اس وحشت کی عکاسی کر رہی ہے جو مسلمان بے گناہ شہریوں پر ڈھنڈ کر روا رکھی گئی، افغانستان، عراق، شام میں جا بجا۔ اب مغرب بے اختیار بول پڑا ہے، گورے یوکرینی مرتبے دیکھ کر! انی نسل شاید نہیں جانتی وہ حقائق جو ایک جمن تاریخ دان مری ایم گرہارڈ نے اپنی کتاب "جب فوجی آئے....." میں لکھے ہیں۔ اس کے مطابق جرمی کی جنگ عظیم دوم کی شکست کے بعد اتحادی فوجوں کے ہاتھوں 20 لاکھ جرمی عورتیں عصمت دری کا نشانہ بنیں۔ یعنی یہ گورے، امریکی روی برطانوی فرانسیسی فوجی ہی تھے! یاد رہے کہ یورپی امریکی، طالبان سے کہہ رہے ہیں کہ وہ (افغان) خواتین کے ساتھ عزت کا سلوک کریں!

8 مارچ بھی اصطلاحی مغالمتوں اور خوشنما نعروں کے پس منظر میں گھرا ایک لالی پاپ ہے جو حقوق، مساوات، آزادی کے نام پر عورت کو ایک دن کے لیے تھما کراس کا تمثیل بنا یا جاتا ہے۔ جذباتی ہو کر رنگ برلنگ اجڑے پھٹے بدترین حلیوں میں شترے مہار ایک میلار چایا

پڑھی کہے گئے: "یہ نیلی آنکھوں سنہری بالوں والے ہیں، انہیں مرتد دیکھنا بہت مشکل ہے!" اگرچہ روس نے جب چیپن مارے تھے تو وہ کوہ قاف کے خوبصورت ترین شہزادے اور پریاں تھیں، یا افغانستان کے خوبصورت بچے اور نوجوان بھی گورے پھٹے نیلی آنکھوں والے تھے۔ جن شامیوں پر قیامت ڈھائی وہ بھی رنگ روپ میں پکھ کم نہ تھے۔ صاف کہو، مسلمان کا مقدار اکٹ، میزاں مار کر پر بچے اڑتے قبرستان آباد کیے چلے جانا ہے، گورا ہو، گندی یا کالا۔

خود یوکرین میں پناہ گزیوں کے ساتھ نسلی امتیاز کے بدترین مظاہر دیکھے جا رہے ہیں۔ سفید فام اور سیاہ فام کی لائیں الگ بنو کر امتیازی سلوک کیا جا رہا ہے۔ دنیا کے دگر گوں حالات انہی قیامتوں سے گزر کر بالآخر نبی صادق ﷺ کی پیش گویوں کے مطابق بالآخر سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تشریف لا کر جنت نظیر حق پر، شریعت پر استوار دنیا لوٹا نہیں گے۔ خوشنما نعروں اور اصطلاحوں کا فریب چھپت جائے گا۔

آسمان ہوگا سحر کے نور سے آئینہ پوش اور ظلمت رات کی سیما پا ہو جائے گی! وہی اسوہ محمد ﷺ لوث کر حکمران ہوگا۔ یاد کیجیے فتح مکہ پر نبی کریم ﷺ نے خانہ کعبہ کی چھت پر اذان دینے کا عظیم اعزاز بال جبشی ﷺ کو عطا فرمایا۔ خانہ کعبہ کے اندر جانے کے لیے اپنے ہمراہ سیاہ فام سیدنا بال جبشی اور حضرت اسامہ بن زید ﷺ کا انتخاب کیا۔ وہ منظر جس میں آپ ﷺ کے زانوئے مبارک پر ایک طرف ہاشمی مطلبی نفحہ جگر گوئے گورے پھٹے حسن ﷺ ہیں، تو دوسری طرف سیاہ فام جبشی خدو خال والے اسامہ بن زید ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کی محبت پاٹ نظریں دونوں پر یکساں پھوار بر سار ہی ہیں! گورے کو کالے پر، عجمی کو عربی پر عملًا حقیقتاً ترجیح نہ دینے والا دین ہی آج بدقاش چودھریوں کے ظالمانہ نظام کی جگہ لینے کا حقدار ہے۔ دنیا کی آبادی کا 90 فیصد حصہ ان کے ہاتھوں یر غمال بن کر رہا رہا ہے۔ صرف ایک جھلک (آن گنت واقعات) عراق اور افغانستان میں امریکی نیٹو فوجوں کی وحشت کی دیکھ لیجیے، جو 29 مارچ حکمرانی کے لیے کتنے نااہل ہیں۔ جام جما ایسے الفاظ BBC

پوٹن اکیسویں صدی کا ہٹلر بن کر روی گم گشتہ سلطنت دوبارہ حاصل کرنے کو قطبی بھنور بنا، ناگہانی بلا بن کر یورپ پر ٹوٹ پڑا ہے۔ یوکرین، نیٹو امریکا کو مدد کے لیے پکارتارہ گیا۔ روس کی مذمت اور یوکرین کو لارے لپے کے سو جیقی مدد انہوں نے فراہم نہ کی۔ یوکرین صدر اور وزیر خارجہ دکھ بھرے طعنے دیتے رہ گئے: "نیٹو اتحاد، روس کے سامنے بھیگی بلی بن گیا"؛ امریکا نیٹو کی مر 20 سالہ افغان جنگ کی مار اور اخراجات کے ہاتھوں ٹوٹ چکی، وہ کچھ کہنے کے قابل بھی نہیں۔ یہی دیکھ لیجیے کہ امریکی فوجوں پر اب سے لے کر 2050ء تک 2 کھرب ڈالر خرچ ہوگا، اخراجات مابعد جنگ کے زمرے میں 465 ارب ڈالر تو افغانستان سے معدود ہو کر آنے والے فوجوں پر خرچ ہو چکے۔ مزید روس سے الجھنے کی سکت بڑے چودھری صاحب میں کہاں! تاہم یوکرین کے خلاف جنگ میں دنیا کی مہذب ترین اقوام (بزمِ خود) کے چہرے کا نقاب فوراً ہی اتر گیا۔ "انسانیت" کے بھی خواہوں کی نسلی برتری کا خمار میڈیا میں خبث باطن بن کر پھوٹ پڑا۔ صحافی معاشرے کا باشمور طبقہ سمجھے جاتے ہیں۔ جنگوں کی کورتاج کرنے والے، جنہوں نے دنیا دیکھی ہوتی ہے، ان سے وسعت نظر اور حساسیت کی توقع رکھی جاتی ہے۔

یوکرین میں جنگی تباہی اور گورے یورپی نسل کے یوکرینیوں کو مرتد دیکھ کر نسلی تفاخر مآیا۔ یہی رویہ اینکروں کے علاوہ ان ممالک کے منصب داروں کا بھی تھا۔ فرانس کے BFMTV کا کہنا تھا: "ہم اکیسویں صدی میں ہیں، ہم ایک یورپی شہر میں ہیں اور یہاں کروز میزائل یوں فائر کیے جا رہے ہیں گویا ہم عراق یا افغانستان میں ہوں! کیا آپ سوچ سکتے ہیں؟" عراق افغانستان پر مسلط کردہ خونخوار جنگ کیا اکیسویں صدی میں نہ تھی؟ CBS نیوز پر ارشاد ہوا: "یہ شامی مہا جنگیں ہیں۔ ..... یہ عیسائی ہیں، گورے ہیں، یہ بالکل ہم ہی جیسے ہیں۔" ان قوموں نے ( بلا استثناء بھی مغربیوں نے اتنے ہی نسلی منافر تھرے جملے سر عالم کہے ہیں۔) بھر طور یہ ثابت کر دکھایا کہ یہ گلوبل BBC کے لیے کتنے نااہل ہیں۔ جام جما ایسے الفاظ

# حضرت درہ رضی عنہا بنت ابوالہب

فرید اللہ مروت

حضرت درہ رضی عنہا بنت ابوالہب بن عبد المطلب کی بیٹی تھی۔ سورہ تَبَّعْتَ يَدَ آئِي لَهَبٍ نازل ہوئی۔ تم کو ہجرت کا کیا

اس کے والد ابوالہب کا اصل نام عبد العزیز ہے جو مکہ مکرمہ ثواب ملے گا؟“

حضرت درہ رضی عنہا بنت ابوالہب کو یہ سن کر بہت صدمہ ہوا اور میں کفر کے سب سے بڑے رہنمائی اور پیغمبر کو سب سے زیادہ تکلیف پہنچاتے تھے۔ والدہ کا نام ام جمیل بنت حرب بن امیہ بن عبد شمس ہیں۔ آپؐ کی والدہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف دیتی تھیں۔ اس رشتہ سے آپؐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چیز ازاد بہن تھیں۔ باپ کی اسلام دشمنی کی یہ کیفیت تھی کہ لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا:

”لوگو! تم میں سے بعض میرے خاندان کے بارے لیکن بیٹی کو اللہ تعالیٰ نے یہ شرف عطا کیا کہ اسلام قبول کیا میں میری دل آزاری کرتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم میرے اقرباء کو میری شفاعت ضرور پہنچے گی، یہاں تک کہ صد، عتبیہ، خالدہ اور عزا آپؐ کے بہن بھائی ہیں۔ ان سب نے حکم اور سلیہب (تین قبائل جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ڈور کی اسلام قبول کیا سوائے عتبیہ کے جن کو شیر نے بطور کافر قرابت تھی) بھی اس سے مستفید ہوں گے۔“

## مروریات حدیث

حضرت درہ رضی عنہا بنت ابوالہب کی احادیث مروری ہیں۔ ان میں سے دو مشہور حدیثیں یہ ہیں:

- 1۔ ایک دفعہ کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ لوگوں میں بہتر کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا، ”جس میں تقویٰ زیادہ ہو، جو لوگوں کو اچھے کاموں کا حکم کرتا، برے کاموں سے روکتا اور صلہ رحمی کرتا ہو۔“
- 2۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت نوبل کے سر حضرت حارث رضی عنہ سے افعال کے بد لے کسی زندہ کو اذیت نہیں دی جاسکتی۔“

## حضرت درہ رضی عنہا بنت ابوالہب کی فیاضی

حافظ ابن حجر نے ”الاصابہ“ میں لکھا ہے کہ ”حضرت درہ رضی عنہا بنت ابوالہب کی فیاضی تھیں اور مسلمانوں کو کھانا کھلایا کرتی تھیں۔“

علامہ ابن اثیر نے ”اسد الغائب“ میں لکھا ہے کہ وہ تھیں۔“ مدنیہ پہنچ کر حضرت رافع بن معلی ڈرتی کے گھر اُتریں، وفات

حضرت درہ رضی عنہا بنت ابوالہب کی عورتیں ان سے ملنے آئیں اور کہا: ”تم اسی ابوالہب کی بیٹی ہو، جس کے بارے میں معلوم نہیں۔“

جاتا ہے۔ اسے فنڈ کرنے، ایجاد کرنے والے ہاتھ بیرونی ہوتے ہیں۔ گزشتہ چند سالوں میں بالعموم اور 2021ء میں بالخصوص اس آزادی کے شجرِ خبیث کے زقیقی پھل نہایت زہریلے اور کریبہ ثابت ہوئے۔ المنار سانحات نے پوری قوم کو لرزائ کر رکھ دیا۔ خواہ نور مقدم، ظاہر جعفر کی خونچکاں داستان ہو۔ 11-E اسلام آباد کے جوڑے (ماورائے نکاح) کی شرمناک کہانی ہو یا نکٹا کر کا مینار پاکستان پر نظریہ پاکستان کے پرچے اڑاتے ہوئے خود بھی نشانِ عبرت بن جانا۔ لاہور، بلوچستان، سندھ میں اعلیٰ ترین تعلیمی اداروں میں بدترین ہر اسمنٹ اور خود کشیوں نما قتل کے تمام اسکینڈل۔ مخلوط تعلیم، بے محابا آزادی کے ہاتھوں شادی کے وعدے پر گھر سے بھاگ کر بڑھتے پھیلتے اجتماعی زیادتی کے واقعات۔ داغدار معاشروں سے درآمد کردہ لندے کا بدبودار نعرہ: ”داغ تو اچھے ہوتے ہیں،“ گھروں خاندانوں کو اجازہ رہا ہے۔ بے گام فلمیں ڈرامے جیسا نگاری کی جھاڑ جھنکارا گا رہے ہیں۔ پاکستان میں سروے کے مطابق نماز پڑھنے والے 13 فیصد اور ڈرامے دیکھنے والے 54 فیصد ہیں۔

رقص گاہوں میں اس انداز سے پائل چنکنی جس کی آواز میں آواز اذان ڈوب گئی! مسلمان عورت داؤ پر لگی ہے۔ اس کے تحفظ کی فکر اور اقدامات اہم ترین ضرورت ہے، ہنگامی بنیادوں پر۔ پدریت کو گالی بنا کر عورت کو نور مقدم بنادیا۔ ظاہر جعفر کا پورا کیس آزادی مارچ کا ایکسرے ہے۔ اسی کی سرگرم کارکن کم نصیب نور مقدم بھی تھی۔ ظاہر کا کہنا تھا کہ دونوں کا کھلاحدنکن تعلق دونوں کے والدین کے علم میں تھا۔ قاتل خود کسی نیک پاک کردار کا حامل نہ تھا۔ اس سانچے کے سبھی کردار کھلی آنکھوں سے نور مقدم کو حشت ناک جنگل میں آتے جاتے دیکھ رہے تھے۔ انجام انہوں غیر متوقع یوں بھی نہ تھا کہ ظاہر جعفر کے اعتراضات اور بیانات اسے ”شیطان پرست“ نویعت کا ایک کردار دکھارہ ہے تھے۔ معاشرے کو ہوش کے ناخن لینے کی ضرورت ہے۔ مسلمان مرد طعنوں کے خوف سے مردگانی کی سیٹ خالی کر چکا۔ غیرت اور حیا کا تذکرہ شرمناک بن گیا۔ واقعی پرده مردگی عقل پر پڑ گیا۔ اٹھیے اور خاندانی نظام کو مضبوط ہاتھوں سے بحال کیجیے بچائیے۔ ذی وقار، حیادار عورت ہی معاشرے کو بقا اور ترقی دے سکتی ہے، ورنہ انتشار اور بے راہ روی کے طوفان اٹھتے اور ملک و ملت اجازتے ہیں۔ مساواتی سبز باغ میں ظاہر جعفر جیسے بھیڑیے پلتے ہیں۔ اس کا سد باب کیجیے۔

# عظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت انقلابی شخصیت

ڈاکٹر علامہ محمد اقبال اور ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے فکر و فلسفہ میں حیرت انگیز مہاتم و مشاہدہ! ایک جائزہ

## نیعِ اختر عدنان

انقلاب برپا کرنے والے کچھ اور تھے۔ مارکس اور اینجلز نے Capital نامی کتاب جرمنی یا انگلستان میں بینچ کر لکھی لیکن جرمنی یا انگلستان کے کسی ایک گاؤں میں بھی مارکسٹ انقلاب نہیں آیا۔ بلکہ تیسرے تیواڑے میں کہیں جا کر روس میں بالشویک اور ماں شویک کے ہاتھوں انقلاب آیا اور عین وقت پرفرنٹ پر لینن آگیا۔ اس انقلاب کے برپا کرنے میں کوئی مارکس کا حصہ تھا اور نہ ہی کوئی اینجلز کا..... تو فکر دینے والے کوئی اور لوگ تھے اور انقلاب برپا کرنے والے کوئی اور..... اسی طرح والٹنیئر اور روسو جیسے بے شمار اصحاب قلم تھے جنہوں حربیت، آزادی اور جمہوریت کا فکر دیا تھا لیکن وہ محض ڈیسک ورک تھے۔ کتابیں لکھنے والے تھے۔ میدان میں آکر قیادت نہیں کر سکتے تھے۔ لہذا فرانس میں انقلاب برپا کیا اور باش اور بدمعاش لوگوں نے ..... یہی وجہ ہے کہ یہ انقلاب انتہائی خونی انقلاب تھا۔ اسے کنٹرول کرنے والا کوئی تھا ہی نہیں اور ہجوم جو چاہے کر گزرے۔

### اب ذرا Contrast "قابل" دیکھنے

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا برپا کردہ انقلاب، یہ دنیا کا واحد انقلاب ہے کہ ابتداء سے انتہا تک اس کی قیادت ایک ہی ہستی میں ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رہی ہے۔ ایک ہی وقت میں وہ مکہ کی گلیوں میں دعوت دے رہے ہیں، تبلیغ کر رہے ہیں، میدان بدر میں فوج کی قیادت کر رہے ہیں ..... کہاں گلی گلی دعوت دینے والا ایک شخص اور کہاں فوج کی کمان کرنے والا قائد..... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس اعتبار سے واقعی Contrast کی حامل ہے۔ ایک انقلابی دعوت کا آغاز بھی آپ نے کیا اور اسے کامیابی کی آخری منزل تک بھی خود ہی پہنچایا۔ دنیا کے انقلابات میں کوئی دوسرا انقلاب ایک حیات انسانی کے Span میں پورا نہیں ہوا۔ بلکہ فکر دینے والے مرکب گئے اور بعد میں کہیں وہ فکر پروان چڑھا اور اس کی بنیاد پر کسی دوسری جگہ انقلاب آگیا جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انقلاب اس اعتبار سے منفرد اور لااثانی ہے کہ ایک انسانی زندگی کے اندر کل 23 برس کے عرصہ میں الف سے یہ تک تمام مراحل طے ہو گئے ..... گویا طریق انقلاب کے لیے اب دنیا کے سامنے صرف ایک ہی منبع و سرچشمہ Source ہے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ زندگی ہے۔

قارئین کرام! تحریر اگرچہ طویل ہو گئی ہے مگر اس

خطاب میں (جواب علیحدہ کتاب پر کی صورت میں بھی شائع ہے) اس زیر بحث موضوع پر جو کچھ بیان کیا ہے اس کے ایک پہلو کا خلاصہ پیش خدمت کرنے سے قبل علامہ اقبالؒ کا مرزا غالب کے بارے میں ایک شعر پیش نظر ہے:

فکر انساں پر تیری ہستی سے یہ روشن ہوا  
ہے پر مرغِ تخیل کی رسائی تا کجا

ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے اس شعر کے حوالہ سے اپنے خطاب "ختم نبوت" کے دو مفہوم اور تکمیل رسالت کے عملی تقاضے، نامی خطاب میں فرمایا:

"میں کہتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے انسانیت پر یہ بات واضح ہوئی کہ انسان میں اللہ تعالیٰ نے کتنی طاقت رکھی ہے لہذا امعراج انسانیت کا ظہور اور اس کے مظہر اتم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ جنہیں خود بھی داعی انقلاب کی حیثیت حاصل تھی فرماتے ہیں" کامل انقلاب کی واحد مثال انقلابِ نبوی ہے"..... انقلاب فرانس بہت مشہور ہے اس میں شک نہیں کہ وہ واقعی انقلاب تھا لیکن اس سے صرف سیاسی نظام میں تبدیلی آئی تھی ..... دوسرा بہت مشہور انقلاب روس کا باششویک انقلاب تھا جو سال 1917ء میں آیا۔ اس سے صرف معاشی نظام تبدیل ہوا..... اب ذرا محمد رسول اللہ کے برپا کردہ انقلاب کا جائزہ یجھے ..... انقلابِ محمدؒ میں ہر چیز بدل گئی، مذہب بھی بدل گیا، عقائد بھی بدل گئے، رسومات بھی بدل گئیں، سیاسی نظام بھی تبدیل ہو گیا، معاشی نظام بھی بدل گیا، معاشرت بھی بدل گئی، گویا کوئی بھی شے اپنی سابقہ حالت پر قائم نہ رہ سکی۔ ڈھونڈھ کر بتائیے کہ فلاں چیزوں کی توں رہ گئی؟

دنیا کا جامع ترین اور کامل ترین اور Most Profound انقلاب "محمدؒ عربی کا انقلاب" تھا۔ کوئی دوسرا انقلاب اس کے مقابلہ میں نہیں آسکتا کیونکہ باقی سب جزوی انقلاب تھے۔ باقی تمام انقلابات میں آپ دیکھیں گے کہ فکر اور دعوت دینے والے کچھ اور لوگ تھے جبکہ

9 نومبر کو یوم اقبال کی حیثیت حاصل ہے۔ سال 2016 سے قبل یہ دن پورے آب و تاب اور مکمل اہتمام سے منایا جاتا تھا۔ پورے ملک میں سرکاری سطح پر عام تعطیل ہوتی اور سرکاری و غیر سرکاری سطح پر بہترین تقاریب کا انعقاد کیا جاتا تھا۔ غرائب ایسا کچھ نہیں ہے۔ گزشتہ سال 9 نومبر 2021 کو یوم اقبال کے حوالے سے راقم ایوان اقبال پہنچا مگر وہاں مرکزی آڈیوریم کی بجائے تہہ خانے میں تقریب انعقاد پذیر تھی۔ کسی یونیورسٹی کی طالبات ہی شرکائے مھفل تھیں۔ سٹچ پر بھی خواتین ہی نمایاں تھیں۔ سو شریک مھفل ہونے کی بجائے کتابوں کے استھان، ہی سے استفادہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ کئی ایک کتب خریدیں جن میں سے ایک علامہ اقبالؒ اور بلوچستان نامی کتاب بھی شامل تھی۔ اس کتاب کا غور و فکر کے ساتھ مطالعہ کا موقع ملا۔ دیگر فکر انگیز معلومات کے علاوہ بلوچستان سے بطور خاص علامہ اقبالؒ سے لاہور میں ملنے والے ایک وفد سے علامہ اقبالؒ کی گفتگو پڑھنے کو ملی۔ اس تحریر میں اسی گفتگو کو ایک خاص تناظر میں پیش کرنے کی کوشش ہو گی۔

اس تحریر کا ناجیز لکھاری "من آنم کہ من دا نم" کے مصدق ایک عام سا شخص ہے مگر دین اسلام کے انقلابی فکر اور اس کے جملہ تقاضوں کے حوالے سے گزشتہ 40 سال کے عرصے سے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کی قائم کردہ تنظیم اسلامی سے وابستہ و پیوستہ ہے۔ یہی میرا تعارف ہے اور بس۔ بقول شاعر ع"اک تصور کہ حسن مبہم پر ساری ہستی لٹائی جاتی ہے" کے مصدق زندگی کے روز و شب قوت لا یکوت کے حصول کے ساتھ ساتھ دین کے فہم کے حصول اور ابلاغ کے حوالے سے سرگرمیوں میں شریک عمل ہوں۔ ڈاکٹر اسرار احمدؒ نے دین کا جامع تصور کے عنوان سے جو آگئی عطا فرمائی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ آپ نے جس انداز سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دینی فکر اور جدید فلسفہ کے تناظر میں بیان کیا ہے وہ اپنی جگہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ چنانچہ رسول انقلاب کا طریقہ انقلاب کے موضوع پر اپنے ہی

## لائد دولت الیہ رجعن دعائے مغفرت

- ☆ تنظیم اسلامی ملتان غربی کے رفیق محترم رفیق احمد خان وفات پاگئے۔  
برائے تعزیت: 061-6513283
  - ☆ حلقہ کراچی جنوبی کی مقامی تنظیم لانڈھی کے مبتدی رفیق جناب شیخ عبدالرحیم وفات پاگئے۔  
برائے تعزیت: 0333-2815528
  - ☆ تنظیم اسلامی ملتان شہر کے نائب محترم رجب علی کی والدہ وفات پاگئیں۔  
برائے تعزیت: 0301-7400413
  - ☆ شیخ منصور حسین قادری صاحب (نائب اسرہ کوئنگی وسطی) کی والدہ محترمہ وفات پاگئیں۔  
برائے تعزیت: 0322-2393040
  - ☆ حلقہ گوجرانوالہ، نارواں کے ملتزم رفیق راشد منظور کی والدہ اور بہنوی وفات پاگئے۔  
برائے تعزیت: 0301-5949562
  - ☆ حلقہ گوجرانوالہ کے ملتزم رفیق (مشیر امیر حلقہ) محمد سرفراز چیمہ کے چچا وفات پاگئے۔  
برائے تعزیت: 0343-6019328
  - ☆ حلقہ پنجاب پٹھوہار کے سابقہ امیر حلقہ مشاہق حسین کی زوجہ محترمہ وفات پاگئیں۔  
برائے تعزیت: 0333-5133598
  - ☆ امیر حلقہ سرگودھا کے معاون شادی بیگ کے ماموں وفات پاگئے۔  
برائے تعزیت: 0332-7654969
  - اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔  
قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔
- اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَأَدْخِلْهُمْ فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمْ حِسَابًا يَسِيرًا

تفصیل کے بغیر کوئی چارہ کا رجھی نہ تھا۔ علامہ اقبالؒ کی رہائش گاہ واقع میکلوڈ روڈ لاہور میں 1933ء میں میر عبدالعزیز کرد (معروف وکیل رہنماء علی احمد کرد کے چچا) کی قیادت میں مسٹر محمد حسین عنقا کی ہمراہی میں بلوچستان سے آنے والے وفد کی ملاقات ہوئی۔ اس ملاقات کی روودا اگرچہ بہت مفصل ہے مگر اس تحریر میں موضوع سے متعلق گفتگو درج کی جا رہی ہے..... وفد کا ایک رکن کہتا ہے کہ ملاقات کے آخر میں میں نے جرأت کر کے عرض کیا کہ ڈاکٹر صاحب (علامہ اقبالؒ) آپ کی تعلیمات نے ملت اسلامیہ میں نئی روح پھونک دی ہے۔ ہم صد یوں سے خواب غفلت میں پڑے ہوئے تھے۔ آپ نے ہم کو جگایا ہے۔ تہذیب نفس، مکارم اخلاق، حسن عمل اور تکمیل انسانیت کے تمام اسرار و رموز سے آپ نے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔ لیکن ہم سب کو آپ سے یہ شکایت ضرور ہے کہ عملی طور پر آپ نے کوئی کام نہیں کیا۔۔۔۔۔ اس پر آپ (علامہ اقبالؒ) نے فرمایا ”بیٹا کیا میرا یہ عمل تھوڑا ہے کہ میں نے آپ لوگوں کو گہری نیند سے جگا دیا ہے اور تمہارے سامنے کردار و عمل کا ایک راستہ تیار کر کے رکھ دیا ہے اب یہ تمہارا کام ہے کہ اس راستے پر چلو اور میری تعلیمات پر عمل کرو۔ میرا کام تمہیں درس دینا تھا آگے یہ تمہارا کام ہے کہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر مردانہ وار جہاد کرتے پھر وہ۔

دنیا میں آج تک کوئی ہستی پیدا نہیں ہوئی جس نے خود ہی ایک نظریہ قائم کیا ہوا اور خود ہی اس پر عمل پیرا ہو کر اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا ہو۔ کیا تاریخ میں آپ کوئی ایسی نظر پیش کر سکتے ہیں؟ ایک لمحہ توقف کئے بغیر سلسلہ کلام کو جاری رکھتے ہوئے اس مرد باخانے فرمایا: ”ہاں البتہ ایک ایسی ہستی ضرور گزری ہے جس نے خود ہی ایک نظریہ پیش کیا اور خود ہی اس کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔ جانتے ہو کہ وہ کون تھے؟۔۔۔۔۔ وہ حضرت محمد ﷺ تھے۔ حوالہ از علامہ اقبالؒ اور بلوچستان صفحہ 54 مصنف: ڈاکٹر انعام الحق کوثر

آخر میں ایک تاثر بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر علامہ اقبالؒ کی یہ رائے ڈاکٹر اسرار احمدؒ کے مطالعہ فلک میں نہیں تھی۔ اگر ایسا ہوتا تو ڈاکٹر اسرار احمدؒ ضرور علامہ اقبالؒ کا حوالہ دیتے۔ یوں یہ حوالہ انقلاب کے حوالے سے ڈاکٹر اسرار احمدؒ اور ڈاکٹر علامہ اقبالؒ میں فکری ہم آہنگی کا مکمل اور بھرپور عکاس ہے۔ بقول شاعر عرع، متفق گردید رابو علی بارائے من!

## تبديلی ایڈریس حلقہ پنجاب پٹھوہار

حلقه پنجاب پٹھوہار کا دفتر کیم مارچ 2022ء سے نئی جگہ منتقل ہو گیا ہے۔ لہذا اب حلقہ مذکورہ سے خط و کتابت درج ذیل پتہ پر کی جائے:  
”تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب پٹھوہار، عقب شیل پسپ، نیو ہرگام جی روڈ، گوجرانوالہ۔“  
رابطہ نمبر: 0311-5030220  
051-3510334



## تبديلی ایڈریس حلقہ پنجاب شمالی

حلقه پنجاب شمالی کا دفتر کمیٹی چوک ملت کالونی منتقل ہو چکا ہے۔ لہذا حلقہ مذکورہ سے آئندہ خط و کتابت درج ذیل پتہ پر کی جائے:  
”تنظیم اسلامی حلقہ پنجاب شمالی، مکان نمبر 139، ملت کالونی، مکھانگھا اسٹیٹ، نزد کمیٹی چوک، راولپنڈی۔“  
رابطہ نمبر: 051-4866055

# طالبان کی اسلامی حکومت اور عالم اسلام

ابوکلیم بنی محسن

حکومت کو تسلیم کرنے میں کیا شے مانع ہے؟ ہاں یہی چیز مانع ہے کہ امریکہ کا دباؤ ہے لیکن اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو یاد ہونا چاہیے کہ اگر انہوں نے طالبان کی حکومت کو تسلیم نہ کیا تو سب سے بڑھ کر قوت والی ذات ہے اللہ تعالیٰ کی۔ ذرا تاریخ پر نظر ڈالیں کہ فرعون، نمرود، اور ہامان کا کیا حال ہوا؟ فرعون وقت امریکہ کے ساتھ طالبان نے کیا سلوک کیا۔ اب بھی وقت ہے ذرا سوچے اور اپنی روشن تبدیل کریں اور طالبان کی جائز اسلامی حکومت کو تسلیم کریں اس طرح اللہ تعالیٰ کی مدد بھی ہمارے شامل حال ہو جائے گی اور دنیوی و آخری ذلت سے فتح جائیں گے۔ ان شاء اللہ!

یہ ایک سجدہ جسے تو گران سمجھتا ہے  
ہزار سجدے سے دیتا ہے آدمی کو نجات!



## ضرورت رشته

☆ کراچی میں رہائش پذیر (پنجابی ملک) فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 28 سال، قد 5 فٹ 6 انج، تعلیم ایم فل ایجوکیشن، اسٹینٹ پروفیسر، کے لیے دینی اور تعلیم یافتہ لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0333-2107403

☆ کراچی میں رہائش پذیر (پنجابی ملک) فیملی کو اپنے بیٹے، عمر 26 سال، قد 5 فٹ 2 انج، تعلیم پی ایچ ڈی اسلامک سٹیڈیز، کے لیے دینی اور تعلیم یافتہ لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0333-2107403

☆ ایبٹ آباد میں رہائش پذیر یوسفی پٹھان فیملی کو اپنی بیٹی، عمر 26 سال، تعلیم ایم ایس سی کیمسٹری، خلع یافہ کے لیے دینی مزاج کے حامل تعلیم یافتہ اور نیک لڑکے کا ایبٹ آباد یا لاہور سے رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0306-5242997

☆ ملتان میں رہائش پذیر فیملی کو اپنی بیٹی، رفیقہ تنظیم اسلامی، عمر 22 سال، تعلیم بی ایس جاری، صوم و صلوٰۃ اور پرده کی پابند امور خانہ داری میں ماہر کے لیے تنظیم سے منسلک نوجوان کا ملتان سے رشتہ درکار ہے۔

برائے رابطہ: 0303-6702771

لیے بنایا ہے۔ اس نظام کے نافذ ہونے سے عالم کفرستخ پا ہے وہ اسلامی نظام کے احیا کو اپنے لیے خطرہ سمجھتا ہے اور طالبان کی جائز حکومت کے تسلیم کرنے کی راہ میں روزے اٹکاتا ہے کہ طالبان عورتوں کو اپنے حقوق نہیں دیتے۔ اگر دیکھا جائے تو سب سے بڑھ کر حقوق اسلام عورتوں کو دیتا ہے جبکہ مغرب نے عورتوں کے حقوق غصب کیے ہیں۔ مغرب نے مساوات مردوں کی آڑ میں عورتوں پر دوہرا بوجھ ڈال دیا ہے عورت کو شمع محفل بنادیا اُن کو بے وقعت کر دیا، ان کی تکریم کو پامال کر دیا۔

لیکن اب دل تھام لیجئے کہ میری باری آئی! کے مصدق مجھ کو گلم قم سے ہے، یورپ سے نہیں ہے۔ آج اگر طالبان نے اسلامی نظام کو نافذ کیا ہے تو اس کے استحکام اور نفاذ میں مدد کرنے کی بجائے ہم امریکہ کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور اسلامی نظام کی راہ روکنے میں طاغوتی قوتوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ کیا اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اسی لیے خبر دا نہیں کیا تھا کہ ”اے اہل ایمان! اگر تم ان لوگوں کا کہنا مانو گے جنہوں نے کفر کی روشن اختیار کی ہے تو وہ تمہیں تمہاری ایڑیوں کے بل واپس لے جائیں گے (مرتد کر کے) پھر تم بالکل نامراد ہو کے رہ جاؤ گے۔“ (آل عمران: 149)

جب او آئی سی کا افغانستان کے حوالے سے اجلاس ہوا تو اکثر لوگوں نے اس سے امیدیں وابستہ کی تھیں کہ شاید افغانستان کی اسلامی حکومت کو تسلیم کیا جائے گا لیکن حیرت اس وقت ہوئی جب افغانستان کی حکومت کو تسلیم کرنے کا فکر ایجنسی کے حصہ نہ تھا جو رنج و غم کے پھر ٹوٹ جانے سے کم نہیں۔

پانی پانی کر گئی مجھ کو قلندر کی یہ بات تو جھکا جب غیر کے آگے، نہ من تیرا نہ تن اگر ہم عالم اسلام پر نظر ڈالیں تو 57 اسلامی ممالک بالکل 57 قبریں نظر آرہی ہے اور قبریں نہ کسی کی سن سکتی ہیں اور نہ جواب دے سکتی ہیں۔ آخر افغان طالبان کی جائز

عہد حاضر میں طالبان افغانستان نے نہ صرف جہاد کو زندہ کیا بلکہ عالم کفر کے درندوں کی ناک رگڑوا کر افغانستان سے نکلنے پر مجبور کر دیا۔ عالم اسلام کے ذمہ اسلامی نظام کے احیا کا جو قرض تھا اُس کو بھی چکا دیا اور افغانستان میں اسلامی نظام کو نافذ کر دیا۔ اسلامی نظام کے احیا سے افغانستان سے قتل و غارتگری کا خاتمه ہو گیا۔ لوگوں کو سنتا انصاف اپنی گھر کی دلیل پر ملتا ہے۔ طالبان کے اسلامی نظام سے عالم کفر پر بیان ہے۔ بغیر کسی واضح دلیل کے فرعون وقت یعنی امریکہ نے بد مست ہاتھی کی طرح ملا محمد عمر مجاہد کی امارت اسلامیہ افغانستان پر چڑھائی کی تھی افغان طالبان اس کے خلاف ڈٹے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے امریکہ اور اس کے حواریین کو شرمناک شکست سے دوچار کیا اور نہتے طالبان کو سخرخوی عطا فرمائی۔ فاعتبروا یا اولی الاباب!

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ مومن ہے تو بے تنقی بھی لڑتا ہے سپاہی درحقیقت اس وقت پوری دنیا پر دجالی تہذیب مسلط ہے۔ اس دجالی تہذیب کی معیشت میں سود اور معاشرت میں بے پردوگی اور سیاسی نظام میں سیکولر جمہوریت ہے۔ اس شیطانی تہذیب نے لوگوں کی عقل ماری ہے لوگ اس شیطانی تہذیب کے جھوٹی نگوں کے اسیر ہو گئے ہیں لیکن حقیقت میں یہ چہرہ روشن اندرلوں چنگیز سے تاریک تر کے مصدق ہے۔ اس شیطانی تہذیب نے اللہ تعالیٰ اور آخرت کا نیا لوگوں کے دل سے نکال دیا۔ طالبان نے اسلامی نظام نافذ کر کے اس شیطانی نظام کے نیوکلیئس پر وار کیا اور لوگوں پر واضح کر دیا کہ دنیا کا جو یہ نظم روای دوالا ہے اس نظم کے پیچھے اس کے ناظم اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ذات ہے جو سب سے بڑی حقیقت ہے۔ یہ دنیا کی زندگی عارضی ہے اصل زندگی آخرت کی زندگی ہے چونکہ اسلامی نظام ایک فطری نظام ہے جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنی مخلوق کے

## ماہ رمضان المبارک کی دورانِ تطییمِ اسلامی کے زیرِ انتظامِ ملک

# دورہ ترجمہ قرآن و خلاصہ تعلیمات قرآن کے پروگراموں کی فہرست

### خلاصہ مضمایں قرآن، حلقة سرگودھا

محمد گلباز، عبد الرحمن، مولانا ناصر	الصفہ سیوئیر سکول، کینال روڈ، ماڈل ٹاؤن، سرگودھا برائے رابطہ: 0306-7293312
نورخان	مسجد بیت المکرم، پی اے ایف روڈ، میانوالی برائے رابطہ: 0332-7722972
دیڈ یوبائی تنظیم	البرکہ ہال، سول لائن، جوہر آباد برائے رابطہ: 0333-6813350

### دورہ ترجمہ قرآن، حلقة کراچی شمالی

سید فاروق احمد	قرآن اکیڈمی یاسین آباد، بلاک 9 ایف بی ایریا کراچی برائے رابطہ: 0322-9102094
عاطف محمود	رائل پیلس، سیکٹر L11 نارنگ کراچی برائے رابطہ: 0321-2688420
محمد ارشد	کاسامنٹو بنکویٹ ہال بلاک L- شیرشاہ سوری روڈ نارنگ ناظم آباد برائے رابطہ: 0345-2532673
مفتی طاہر عبداللہ صدیقی	مرجبان بنکویٹ - ناظم آباد نمبر 4 نزد امتیاز پر اسٹور برائے رابطہ: 0321-2458145
عمران چھاپڑا	کنکشن انٹرنیشنل اسکول بلمقابل قاؤن لاڈ فرست ایونیو گولہ گوٹھ نزد بحریہ ٹاؤن برائے رابطہ: 0301-8203936

### خلاصہ مضمایں قرآن، حلقة کراچی شمالی

طارق امیر بیززادہ	عرش بیس لان SB-164 سیکٹر B-4 نزد K-4 چورنگی سر جانی ٹاؤن کراچی برائے رابطہ: 0313-6201064
-------------------	--

### دورہ ترجمہ قرآن، حلقة لاہور غربی

عطاء الرحمن عارف	مسجد بہت کعبہ سمن آباد، لاہور برائے رابطہ: 0312-9269265
عبداللہ محمود	قرآن اکیڈمی 36 کے ماڈل ٹاؤن، لاہور
خورشید انجم	مرکزدار الاسلام چوہنگ برائے رابطہ: 042-35473375-78
ثنا رخان	مریم شادی ہال سیکم موڑ ملتان روڈ لاہور برائے رابطہ: 0312-9496070
مجاہد امین	ہیون سار میرج برائے رابطہ: 0334-4065859
عبد الرؤوف	لی گرینڈ مارکی شیخوپورہ

### خلاصہ مضمایں قرآن، حلقة لاہور غربی

محمد حماد	پرامن میرج ہال ٹاؤن شپ برائے رابطہ: 0300-4001093
محمد عظیم	کمی مسجد جوہر ٹاؤن لاہور برائے رابطہ: 0322-4388933
حتیٰ نواز	مسجد ابراہیم پنجاب سوسائٹی لاہور
اخلاق احمد فاروقی	مسجد قباء، مرغزار ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور برائے رابطہ: 0300-4585480

### دورہ ترجمہ قرآن، حلقة سرگودھا

مولانا عاصم، حافظ زین الاعبدین، ڈاکٹر عبد الرحمن (خلاصہ قرآن)	مسجد جامع القرآن سرگودھا برائے رابطہ: 0300-6056636
---	---

محمد سعیل راؤ	ملن بینکوئٹ، پلات نمبر ، 483، 484-B، سیکٹر A-35 زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 (شان گرام اسکول اور سیوی اسکول کے درمیان) برائے رابطہ: 0336-2129166
شارق عبد اللہ علوی	قرآن مرکز لانڈھی، پلات نمبر 861، ایریا D-37، نزد رضوان سوئیٹس، بابر مارکیٹ، لانڈھی نمبر 2 برائے رابطہ: 0300-9251207

### خلاصہ مضامین قرآن، حلقة کراچی جنوبی

نعمان آفتاب	سینفونی میرج لان، نزد گلف شاپنگ سینٹر، تین توار، میں کافشن روڈ برائے رابطہ: 0333-3367704
توحید خان	کاشانہ طاہر، پلات نمبر L-42، اسٹریٹ 16، سیکٹر KDA، 31-B برائے رابطہ: 0313-2551719
ندیم حسین کونڈھر	The S.I School، پلات نمبر B-383، بھٹائی کالونی، نزد آزاد برگر، کورنگی کراسنگ برائے رابطہ: 0333-3215740

### خلاصہ مضامین قرآن، حلقة سکھر

احمد صادق سومرو	جامع مسجد شاہ بن حضیل دادو برائے رابطہ: 0345-5255100
حافظ شاء اللہ	مرکز تنظیم اسلامی حلقة سکھر برائے رابطہ: 071-5807281
ڈاکٹر خالد شفیع	I.A.Jamia Masjid Ayer Port روڈ سکھر برائے رابطہ: 0302-3137718
بانی محترم کی ویڈیو	گلیکسی ہال سکھر "متوقع" برائے رابطہ: 0333-7146816
	جوہر ٹاؤن صادق آباد (سٹی) برائے رابطہ: 0332-7294618
	ڈیرہ گوجران منڈھار روڈ رحیم یارخان برائے رابطہ: 0321-6776902

شیخ منصور رووفی	پلاٹ C174 بلاک، 6 ایف بی ایریا برائے رابطہ: 0321-2051847
خرم احمد	پلاٹ نمبر 7-1D سیکٹر 16A بفرزوں نزد حیسکول پڑوں پہپ قریب نمک بینک برائے رابطہ: 0321-8212276
محمد عمران	اماہہ لان سیکٹر 1-، 16 نزد جمن اسکول و الجنت لان، گلشن بہار اور نگی ٹاؤن کراچی برائے رابطہ: 0345-2639452
آغا آصف	علی کیسل میرج لان۔ پلات نمبر C3 سیکٹر 3 بال مقابل رحمانیہ مسجد، سعید آباد، بلدیہ ٹاؤن برائے رابطہ: 0333-2233398
وقاص قائم خاص	تابش لان پلات نمبر 7-C سیکٹر 1-X گلشن معمار برائے رابطہ: 0337-8416426
سیف الرحمن	نارتھ ہل ویل ان بلاک R نزد نور جہاں پولیس اسٹیشن نارتھ ناظم آباد کراچی برائے رابطہ: 0321-2828052
سہیل صدیقی	جامع مسجد شادمان ٹاؤن، سیکٹر 14B شادمان ٹاؤن برائے رابطہ: 0300-8989711

### دورہ ترجمہ قرآن، حلقة کراچی جنوبی

محمد عامر خان	مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی ڈیفسن، اسٹریٹ 34، خیابان راحت، ڈیفسن فیز 6 برائے رابطہ: 0333-3391020
محمد رضوان	Quran Markaz Defence, 10th C, 13th Commercial Street, Phase II Ext, DHA, Karachi برائے رابطہ: 0300-2933734
عاطف اسلام	ریڈیسین میرج لان KPT، انٹر چنچ بال مقابل ایکسٹینشن فیز 7 ڈیفسن، نزد امیاز سپر مارکیٹ، PSO پڑوں پہپ برائے رابطہ: 0300-2961965
محمد نعمان	ہالان، نزد جنگ اخبار بلڈنگ و شاہین کمپلکس، آئی آئی چندر گیر روڈ برائے رابطہ: 0333-3870773
ڈاکٹر محمد الیاس	گلستان انیس کلب، ہل پارک چورنگی، شہید ملت روڈ برائے رابطہ: 0321-9221929
محمد ہاشم	راج محل لان، متصل چنیوٹ ہسپتال، کورنگی نمبر ڈھانی دورہ ترجمہ قرآن برائے رابطہ: 0336-9211177



# What You Should Really Know About Ukraine

T Russia started a ‘special operation’ in Ukraine in the early hours on Thursday 24 February 2022, Moscow Time. Let us recap the events that led up to this event.

The US and NATO created this crisis because they tossed aside the reasonable demands of the Russian Federation in two draft treaties submitted on December 21, 2021. One of the key demands was for a neutral Ukraine and a binding pledge that it would never join NATO. For his part, Ukrainian President Zelensky dismissed the Minsk Protocols, which was the only formula to solve the impasse over the breakaway republics in Donetsk and Luhansk. The Minsk Protocols required the Ukrainian government to negotiate with the breakaway region concerning the restoration of its previous autonomy as well as language and cultural rights, prior to the Maidan coup in 2014.

In February 2014, a coup overthrew the Ukrainian government which came to power in an election certified by the OSCE (Organization for Security and Cooperation). The president, Viktor Yanukovich, was forced to flee for his life. This situation was presciently analyzed at the time by Seumas Milne who wrote, “The attempt to lever Kiev into the western camp by ousting an elected leader made conflict certain. It could be a threat to us all.”

The coup was promoted by United States officials. Neo-conservatives such as Victoria Nuland and John McCain actively supported the protests. As confirmed in a secretly recorded phone call, Nuland determined the post-coup composition weeks in advance. Later, Nuland bragged they spent \$5 billion in

this campaign over two decades. Before the coup was “midwifed”, Nuland forcefully rejected a likely European compromise agreement which would have led to a compromise government. “F\*\*\* the EU!”, she said. Nuland managed the coup but Vice President Biden was overall in charge. As Nuland says in the phone call, Biden would give the ultimate “atta boy” to the coup leaders. Subsequently, Joe Biden’s son personally benefited from the coup. Victoria Nuland has even more power now as the Under Secretary of State for Political Affairs. Secret US forces such as the Central Intelligence Agency must also be involved.

The secession of Crimea, Donetsk and Luhansk are a direct result of the 2014 coup. In Crimea, a referendum vote was rapidly organized. With 83% turnout and 97% voting in favor, Crimeans decided to secede from Ukraine and re-unify with Russia.

In the provinces of Luhansk and Donetsk on the border with Russia, the majority of the population speaks Russian and had no hostility to Russia. The Kiev coup regime was hostile and enacting policies they vehemently disagreed with. In spring 2014, the Luhansk and Donetsk Peoples Republics declared their independence from the Kiev regime.

The Minsk Agreements of 2014 and 2015 were signed by Ukraine, Ukrainian rebels, Russia and other European authorities. They were designed to stop the bloodshed in eastern Ukraine and retain the territorial integrity of Ukraine while granting a measure of autonomy to Luhansk and Donetsk. These agreements were later rebuffed by the Kiev government

## امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(21 فروری تا یکم مارچ 2022ء)

سوموار (21 فروری) کو مرکزی اسرہ کے اجلاس میں شرکت کی اور شام کو کراچی تشریف لے گئے۔

بده (23 فروری) رات کو اسلام آباد جانا ہوا۔ وہاں پر 24 فروری 2022ء کو علم فائدہ ندیش کے قرآنی نصاب کے سلسلہ میں کافی ملاقاتیں ہوئیں۔ بعد ازاں کراچی واپسی ہوئی۔

ہفتہ (26 فروری) کو پنجاب شمالی کے دورے پر اسلام آباد کے لیے روانگی ہوئی۔ وہاں پر شام کو ”مشرق“ اور ”آج“ اخبار کے نمائندہ ڈاکٹر اشرف علی خان کو انٹرویو دیا اور ان سے تفصیلی ملاقاتیں کی۔ بعد ازاں انہوں نے بیعت بھی کی۔ بعد نماز عشاء مسجد گلزار قائد میں حیاءِ ہم کے حوالے سے ”اسلامی معاشرت پر دجالی تہذیب کا حملہ“ کے عنوان سے عمومی خطاب فرمایا۔ بعد ازاں کچھ احباب سے ملاقاتیں کیں۔

اتوار (27 فروری) کو مسجد گلزار قائد میں بعد نماز نجف مختصر درس قرآن ہوا۔ پھر حلقہ کے رفقاء اور ذمہ داران سے ملاقاتیں ہوئیں۔ رفقاء سے تعارف، سوال و جواب کی نشست اور بیعت مسنونہ کے بعد گفتگو کی۔ اسلام آباد میں آپا رہ چوک کے مقام پر حیاءِ ہم کے حوالے سے دونوں حلقوں کے مشترکہ مظاہرہ میں شرکت کی اور خطاب کیا۔ بعد نماز عصر جیونیوز کے نمائندہ کو انٹرویو دیا۔ بعد نماز مغرب حلقہ پنجاب شمالی کے دفتر میں ڈاکٹر زاوردیگر احباب سے ملاقاتیں کی اور سوال و جواب ہوئے۔

پیر (28 فروری) کو صبح گورنمنٹ کالج اصغر مال میں ”قرآن اور ہم“ کے موضوع پر خطاب کیا۔ بعد ازاں مرکز حلقہ میں اساس اخبار کے لیے انٹرویو بھی دیا۔ انصار عبادی ملاقات کے لیے تشریف لائے، ان سے بڑی مفید ملاقاتیں ہوئی۔ انہوں نے عمران خان کے بارے میں بتایا کہ وہ دینی لوگوں سے تعاون کا خواہاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مشترکات پر آواز بلند کرنی چاہیے۔ بعد ازاں طے شدہ ملاقات کے حوالہ سے مفتی نور محمد تشریف لائے۔ انہوں نے بانیِ محترم اور تنظیم کی بہت تعریف کی اور کہا کہ علماء سے ربط و ضبط کے لیے رابطہ رکھیں۔ ایسی سائنسدان ڈاکٹر محمد فاروق سے ان کی شدید خواہش پر ملاقاتیں کی۔ شام کو جماعتِ اسلامی کے دفتر میں ان کے وکلاء سے وفاقی شرعی عدالت میں انسداد و سود کیس (جس کی اگلے روز تاریخ تھی) کے حوالے سے ملاقاتیں رہیں۔

منگل (یکم مارچ) کو یونس قصوری اور تنظیم کے ذمہ داران کے ہمراہ وفاقی شرعی عدالت میں پیش ہوئے اور اس حوالے سے کچھ گفتگو کی۔ شام کو لاہور واپسی ہوئی۔ نائب امیر صاحب سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل رابطہ رہا۔

agreements were later rebuffed by the Kiev government and Washington. This left the Russian-speaking people of the Donbass alone to suffer the increasing military onslaught of a Ukrainian government, riddled with neo-Nazi parties, egged on by Western arms and money. This led to the decision by Russia on 21 February 2022 to recognize the Peoples Republics of Donetsk (DPR) and Luhansk (LPR). All of the above are the festering sores of three decades of betrayal by the US and NATO of their pledges in the early 1990's to Gorbachev, the last Soviet president, that NATO wouldn't expand "one inch eastward" of a reunited Germany.

However, in the past thirty years, rather than dissolving itself (because it was set up to protect North Atlantic countries from the alleged danger of communism), NATO expanded 800 km. to the east, and admitted fourteen states which had been broken away from the former Soviet Union or were former members of the Warsaw Pact. Western military and naval forces were stationed in these new NATO member countries and NATO installed missile systems and held massive drills close to Russia's diminished borders. Clearly, the US plan was for its aggressive military alliance, NATO, to expand right up to all of Russia's border with a view to further dismembering Russia and consolidating US hegemony over the entire European continent. Russia, in its desire to protect the people of the Donbass Region, decided to recognize their governments and to create a demilitarized zone in the rest of Ukraine.

The Russian 'military operation' in Ukraine ensued...

**Source:** An article by Bryce Greene published in FAIR

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

Lahore

**ACEFYL** SUGAR FREE COUGH SYRUP

Acefyline piperazine 45mg + Diphenhydramine HCl 8mg

پاکستان کا مقبول ٹرین

کھانسی کا شربت  
شوگرفی

میں بھی دستیاب ہے

ہر قسم کی کھانسی میں  
یکسان مفید